اصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم
کشتی نوح
اور دوسرا نام
دعوت الایمان
اور تیسرا نام
تقویۃ الایمان
ارکبوا فیہا بسم اللہ مجریہا ومرسیہا لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
۵- اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء
تعداد جلد ۵۰۰
شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

طاعون کا ٹیکا

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولنا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون

ترجمہ۔ ہمین کوئی مصیبت ہرگز نہین پہنچ سکتی بجز اس مصیبت کے جو خدا نے ہمارے لئے لکھدی ہے وہی ہمارا کارساز اور مولے ہے اور مومنون کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھین

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کرکے دوبارہ طاعون سے بچانیکے لئے ٹیکا کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کیلئے کئی لاکھہ روپیہ کا بوجھہ اپنے سر پر ڈال لیا درحقیقت یہ وہ کام ہے جس کا شکرگذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا وہ شخص دشمن ہے جو ٹیکا کے بارے مین بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجربہ مین آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ کسی خطرناک علاج پر عملدرآمد کرانا نہین چاہتی بلکہ بہت سی تجاربت کے بعد ایسے امور مین جو تدبیر فی الحقیقت مفید ثابت ہوتی ہو اسکو پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس سچی خیرخواہی کیلئے لکھوکہا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کرچکی ہو اسکی یہ داد دی جائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس ہمدردی اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے وہ رعایا بدقسمت ہو کہ بدظنی مین اس درجہ تک پہنچ جائی کچھہ شک نہین کہ اس وقت تک جو تدبیر اس عالم اسباب مین اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھہ آئی وہ بڑی سے بڑی اور اعلی سے اعلی یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے اس سے کسیطرح انکار نہین ہوسکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہوکر وہ غم جو گورنمنٹ کو انکی جانون کیلئے ہے اس سے اسکو سبکدوش کرین لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمتمین عرض کرتے ہین کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا مین سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے

ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کیلئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ جیسا میں ابھی بیان کر چکا ہوں آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اُس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤنگا جو اس گھر کی چار دیوار میں ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہوکر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اُسکے مامور کے سامنے کسی طرح سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمادیا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئیگی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے مگر ایسے لوگ اُنمیں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا اُنکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو اُن پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں۔ اس بات پر بعض نادان چونک پڑینگے اور بعض ہنسیں گے اور بعض مجھے دیوانہ قرار دینگے اور بعض حیرت میں آئیں گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کر سکتا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ ہاں بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے وہ عجیب قدرتوں والا ہے اور اسکی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ اُن کی خدمت کریں ایسا ہی جب

دنیا پر اُسکا غضب مستولی ہوتا ہے اور اُسکا قہر ظالمون پر جوش مارتا ہے تو اُسکی آنکھہ اُنکی خاص لوگون کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہو تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی اُنکو شناخت نہ کر سکتا۔ اُسکی قدرتین بے انتہا ہین مگر بقدر یقین لوگون پر ظاہر ہوتی ہین جن کو یقین اور محبت اور اُسکی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتون سے باہر کئے گئے ہین اُنہین کے لئے خارق عادت قدرتین ظاہر ہوتی ہین۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتون کے دکہلانے کا اُنہین کیلئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتون کو پہاڑتے ہین۔ اِس زمانہ مین ایسے لوگ بہت ہی کم ہین جو اُسکو جانتے ہین اور اُسکی عجائب قدرتون پر ایمان رکہتے ہین بلکہ ایسے لوگ بہت ہین جن کو ہرگز اُس خدا پر ایمان نہین جسکی آواز کو ہر یک چیز سُنتی ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہین۔ اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض مین علاج کرنا گناہ نہین ہے بلکہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ کوئی ایسی مرض نہین جسکے لئے خدا نے دوا پیدا نہین کی لیکن مین اس بات کو معصیت جانتا ہون کہ خدا کے اس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کردون جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور مین اُسکے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کرکے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہین چاہتا اور اگر مین ایسا کرون تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہو کہ مین خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجہہ سے کیا گیا اور اگر ایسا ہو تو پہر تو مجہے شکر گذار اُس طبیب کا ہونا چاہئے جس نے یہ نسخہ ٹیکا کا نکالا نہ خدا کا شکر گذار جس نے مجہے وعدہ دیا کہ ہر یک جو اس چاردیوار کے اندر ہے مین اُسے بچاؤنگا۔

مین بصیرت کی راہ سے کہتا ہون کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہین اور مین آنیوالے دنون کو ایسا دیکہتا ہون کہ گویا وہ آچکے ہین اور مین یہ بہی جانتا ہون کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح طاعون سے لوگ نجات پاوین اور اگر گورنمنٹ کو آئندہ کسیوقت طاعون سے نجات پانیکے لئے ٹیکا سے بہتر کوئی تدبیر ملجائے تو وہ خوشی سے اسی کو قبول کریگی اس صورت مین ظاہر ہے کہ یہ طریق جس پر خدا نے مجہے چلایا ہے اس گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد کے برخلاف نہین ہے اور آج سے بیس برس پہلے اِس بلائے عظیم طاعون کی نسبت میری کتاب مین بطور پیشگوئی یہ خبر موجود ہے اور اس سلسلہ کے لئے خاص برکات کا وعدہ بہی موجود ہے۔ دیکہو براہین احمدیہ

صفحہ ۵۱۸ و صفحہ ۵۱۹ - پھر ماسوا اسکے یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کیطرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے
احاطہ کے اندر مخلص لوگون کو جو خدا کے سامنے اور اوسکے مامور کے سامنے تکبر نہین کرتے بلائے طاعون
سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اُسکا خاص فضل ہیگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف
یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین
بھی کیس ہو جائے سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا کہ
گورنمنٹ نے خود تجربہ کر کے معلوم کر لیا ہے کہ ٹیکا طاعون کا لگانیوالے بہ نسبت دوسرون کے بہت
ہی کم مرتے ہین - پس جیسا کہ شاذ و نادر کی موت ٹیکا کے قدر کو کم نہین کر سکتی اسی طرح اس نشان مین
اگر مقابلتہً بہت ہی کم درجہ پر قادیان مین طاعون کی وارداتین ہون یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت
مین سے کوئی شخص اس مرض سے گذر جائے تو اس نشان کا مرتبہ کم نہین ہو گا وہ الفاظ جو خدا کی پاک کلام
سے ظاہر ہوتے ہین اُنکی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے عقلمند کا کام نہین ہے کہ پہلے سے آسمانی
باتون پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتین - یہ روشنی کی چشم سے ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے
یہ اسکا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اسکو دور کر سکتا ہے - ہماری گورنمنٹ بلا شبہ اُس
وقت اس پیشگوئی کا قدر کریگی جبکہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانیوالون کی نسبت یہ
لوگ عافیت اور صحت مین رہے اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ در
اصل برابر بیس۲۰ بائیس۲۲ برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور مین نہ آیا تو مین خدا کی طرف سے نہین
ہون میرے **منجانب اللہ** ہونیکا یہ **نشان** ہو گا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر
رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہین گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً
طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو انمین پائی جائیگی اُنکی نظیر کسی گروہ مین قائم نہین
ہو گی اور قادیان مین طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہین آئیگی الا کم اور شاذ و نادر
کاش اگر یہ لوگ دلون کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے - کیونکہ
مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُنیا مین عذاب کسی پر نازل نہین ہوتا اُسکا مواخذہ قیامت
کو ہو گا - دُنیا مین محض شرارتون اور شوخیون اور کثرت گناہون کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور

یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ توریت کے* بعض صحیفون مین بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین یہ خبر دی ہے اور ممکن نہین کہ نبیون کی پیشگوئیان ٹل جائین اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمین اس الہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیرون سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب کرے لیکن اگر ساتھ اسکے خدا تعالی اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا وے یا کوئی دوا بتلادے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان مین کچھ حارج نہین ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذونادر کے طور پر ہماری جماعت مین سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہوجائے تو نشان کے قدر و مرتبہ مین کوئی خلل آئیگا کیونکہ پہلے زمانون مین موسیٰ اور یشوع اور آخر مین ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگون نے تلوار اوٹھائی اور صدہا انسانون کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے اور یہ نبیون کیطرف سے ایک نشان تھا جسکے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہل حق بھی انکی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان مین کچھ فرق نہین آتا تھا پس ایسا ہی اگر شاذونادر کے طور پر ہماری جماعت مین سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہوجائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی مین کچھ بھی حرج انداز نہین ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہین کہ مین بار بار کہتا ہون کہ خدا تعالی اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہین رہیگا اور وہ سمجھ جائیگا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست پاتے رہے ہین جیسا کہ کتاب نزول المسیح مین مینے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری جماعتون مین کچھ فرق نہ دکھلایا تو ان کا حق ہوگا کہ میری تکذیب کرین ایک جو انہون نے تکذیب کی ہے اسمین تو صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور مچایا کہ آتھم پندرہ مہینے کے اندر نہین مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظون مین کہدیا تھا کہ اگر وہ حق کیطرف

* مسیح موعود کے وقت مین طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابون مین موجود ہے۔ ذکریا ۱۴/۱۲ - انجیل متی ۲۴/۸ - مکاشفات ۲۲/۸

رجوع کریگا تو پندرہ مہینہ مین نہین مریگا سو اس نے عین جلسہ مباحثہ مین ستر معزز آدمیون کے روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اپنے پندرہ مہینہ تک
اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا - اور پیشگوئی کی بنا یہی تہی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دجال کہا تہا لہذا اس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے
بعد مرا اگر مر گیا یہ اسلئے ہوا کہ پیشگوئی مین یہ بیان تہا کہ فریقین مین سے جو شخص اپنے عقیدہ کے
رو سے جہوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ مجہہ سے پہلے مر گیا اسی طرح وہ غیب کی باتین جو خدا نے مجہے
بتلائی ہین اور پہر اپنے وقت پر پوری ہوئین وہ دس ہزار سے کم نہین مگر کتاب نزول المسیح مین جو
چہپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑہ سو نہین سے مع ثبوت اور گواہون کے لکہی گئی ہین - اور
کوئی ایسی پیشگوئی میری نہین ہے کہ وہ پوری نہین ہوئی یا اسکے دو حصون مین سے ایک حصہ پورا
نہین ہو چکا - اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر ہی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے موہنہ سے نکلی ہو
اسکو نہین ملیگی جسکی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے
اور مین دعوی سے کہتا ہون کہ ہزارہا میری ایسی کہلی کہلی پیشگوئیان ہین جو نہایت صفائی سے
پوری ہو گئین جن کے لاکہون انسان گواہ ہین انکی نظیر اگر گذشتہ نبیون مین تلاش کی جائے
تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ انکی مثل نہین ملیگی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے
تو کبہی سے انکی آنکہین کہل جاتین اور مین انکو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تہا اگر وہ دُنیا مین کوئی نظیر
ان پیشگوئیون کی پیش کر سکتے محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلان پیشگوئی پوری نہ ہوئی ہم بجز
اسکے کیا کہین کہ ایسے اقوال کو خیانت اور بدظنی کیطرف منسوب کرین اگر کسی مجمع مین اسی تحقیق کے
لئے گفتگو کرتے تو انکو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا سبحیا کہلانا پڑتا - ہزارہا پیشگوئیون کا ہو بہو پورا ہو جانا
اور اُن کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچہہ تہوڑی بات نہین ہے گویا خدای عز وجل کو
دکہلا دینا ہے - کیا کسی زمانہ مین باستثنائے زمانہ نبوی کے کبہی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا پیشگوئیان
بیان کی گئین اور وہ سب کی سب روز روشن کیطرح پوری ہو گئین اور ہزارہا لوگون نے ان کے پورے
ہونے پر گواہی دی - مین یقیناً جانتا ہون کہ اس زمانہ مین جس طرح خدا تعالی قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے

اور صدہا امور غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانون مین بہت ہی کم مثال ملیگی۔ لوگ عنقریب دیکھہ لینگے کہ اس زمانہ مین خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اتریگا اس نے بہت مدت تک اپنے تئین چھپائے رکہا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہین چھپائیگا اور دنیا اسکی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی ان کے باپ دادون نے نہین دیکھے تھے یہ اسلئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے پر لوگون کا ایمان نہین رہا ہونٹھون پر اسکا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہین اسلئے خدا نے کہا کہ اب مین نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنے زمینی لوگون کے دل سخت ہو گئے گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصون کے ہو گئے سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان ؟ اور کیا ہے نئی زمین ؟ نئی زمین وہ پاک دل ہین جنکو خدا اپنے ہاتھہ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہین جو اسکے بندے کے ہاتھہ سے اُسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہین لیکن افسوس کہ دُنیا نے خدا کی اس نئی تجلّی سے دشمنی کی۔ انکے ہاتھہ مین بجز قصّون کے اور کچھہ نہین اور انکا خدا انکے اپنے ہی تصوّرات ہین دل ٹیڑھے ہین اور ہمتین تھکی ہوئی ہین اور آنکھون پر پردے ہین۔ دوسری قومین تو خود حقیقی خدا کو کھو بیٹھی ہین انکا کیا ذکر ہے۔ جنہون نے انسان کے بچون کو خدا بنا لیا۔ مسلمانون کا حال دیکھو کہ وہ کس قدر اس سے دور ہو گئے ہین سچائی کے پکّے دشمن ہین راہ راست کے جانی دشمن کی طرح مخالف ہین۔ (مثلاً **ندوۃ العلماء** نے اسلام کیلئے جو کچھہ دعویٰ کیا ہے اور یا انجمن حمایت اسلام لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانون کا مال لیتی ہے کیا یہ **لوگ خیر خواہ اسلام ہین** ؟ کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی **حمایت کر رہے ہین** ؟ کیا ان کو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتون کے نیچے کچلا گیا اور دوبارہ تازہ کرنیکے لئے خدا کی عادت کیا ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر مین نہ آیا ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعویٰ کسیقدر قابل قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہین کہ حمایت کا دعویٰ کر کے جب آسمان پر ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر یہی

اب وہ اوس خدا کو کیا جواب دینگے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے مگر انکو تو کچھ پروا نہین آفتاب دوپہر کے نزدیک آگیا ابھی اُن کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر ابھی وہ بیابان مین رو رہے ہین اُسکے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان لوگون کو کچھ بھی خبر نہین۔ اسکے نشان ظاہر ہو رہے ہین لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہین اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہین۔ پس یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے جو ان کے ہاتھون سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دینگے جو ابتدا سے تمام نبی اسپر گواہی دیتے آئے ہین۔ نہین بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب بھی ہونیوالی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لئے آسمان پر رمضان مین خسوف کسوف کیا اور نیر النہار اور نیر اللیل کو میرے لئے گواہ بناکر دو نشان ظاہر فرمائے۔ ایسا ہی اوس نے نبیون کی پیشگوئی کے موافق زمین پر بھی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک[1] وہ نشان جسکو تم قرآن شریف مین پڑھتے ہو وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ[1] اور حدیث مین پڑھتے ہو ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا جسکی تکمیل کیلئے ارض حجاز مین یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ مین ریل بھی طیار ہو رہی ہے۔ دوسرا[2] نشان۔ طاعون کا جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا سو خدا نے ملک مین ریل بھی جاری کر دی اور طاعون بھی بھیجدی تا زمین بھی گواہ ہو اور آسمان بھی۔ سو خدا سے مت لڑو خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔ اس سے پہلے خدا نے جب آدم کو خلیفہ بنانا چاہا۔ تو فرشتون نے روکا۔ مگر کیا خدا ان کے قول سے رک گیا۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کرنیکے وقت فرمایا اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی مینے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤن پس مینے اس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو پس کیون تم ظنی باتون کا خس و خاشاک پیش کرتے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہین کرتے۔ امتحان مین نہ پڑو یقینا یاد رکھو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہین اس قسم کی لڑائیان تقوی کا طریق نہین البتہ اگر شک ہی ہو تو یہ طریق ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ

مین نے خدا سے الہام پا کر ایک گروہ انسانون کے لئے جو میرے قول پر چلنے والے ہین عذاب
طاعون سے بچنے کیلئے خوشخبری پائی ہے اور اسکو شایع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ
لوگون کے دل مین ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبون کیلئے خدا تعالی سے نجات کی بشارت
حاصل کرین کہ وہ طاعون سے محفوظ رہین گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہارون
کے شایع کرین تا لوگ سمجھہ لین کہ خدا آپ کے ساتھہ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیون کیلئے بھی بہت ہی خوب ہے
وہ ہمیشہ کہتے ہین کہ نجات مسیح سے ہے پس اب انکا ہی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنون مین عیسائیون کو
طاعون سے نجات دلاوین ان تمام فرقون سے جسکی زیادہ سنی گئی وہی مقبول ہے - اب خدا نے
ہر ایک کو موقعہ دیا ہے کہ خواہ مخواہ زمین پر مباحثات نہ کرین اپنی قبولیت بڑہکر دکھلا دین تا طاعون سے
بھی بچین اور انکی سچائی بھی کھل جائے بالخصوص پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت مین مسیح ابن مریم
کو ہی منجی قرار دے چکے ہین وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا و آخرت کا مالک سمجھتے ہین تو اب عیسائیون کا
حق ہے کہ ان کے کفارہ سے نمونہ نجات دیکھہ لین اس طرح پر گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت
آسانی ہو سکتی ہے کہ برٹش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر بھروسا رکہتے ہین
اپنے گروہ کے چھڑانے کے لئے اور طاعون سے نجات دلانے کیلئے یہ انتظام کرین کہ اپنے اس خدا سے
جسپر وہ ایمان رکھتے ہین یا اپنے کسی اور معبود سے جسکو انہون نے بجائے خدا سمجھہ لیا ہے ان مصیبت کے دنون
کی شفاعت کرین اور اس سے کوئی پختہ وعدہ لیکر اشتہارات کے ذریعہ سے شایع کر دین جیسا کہ ہمنے یہ اشتہار
شایع کر دیا ہے - اسمین تو سراسر مخلوق کی بھلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور نیز گورنمنٹ
کی مدد ہے گورنمنٹ بجز اس کے کیا چاہتی ہے کہ اسکی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے گو کسی طرح
بچ جائے - بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار مین اپنی جماعت کو جو مختلف حصون پنجاب اور ہندوستان
مین پھیلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہین کرتے جن لوگون کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو انکو
ضرور ٹیکا کرانا چاہیے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیئے اور جنکو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے
مگر وہ اس تعلیم پر پورے قایم نہین ہین جو انکو دی گئی ہے تو ان کو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر
نہ کھاوین اور تا وہ اپنی خراب حالت کی وجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگون کو دہوکا نہ دین اور اگر

یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جسکی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو مین بطور مختصر
چند سطرین نیچے لکھہ دیتا ہون ٭

تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھہ چیز نہیں ہے جبتک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا
عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ
کی کلام مین یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیوار کے اندر ہے مین
اسکو بچاؤنگا اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت
کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بہی جو میری پوری پیروی کرتے ہین میرے روحانی گھر مین داخل
ہین پیروی کرنیکے لئے یہ باتین ہین کہ وہ یقین کرین کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے
جو اپنی صفات مین ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسیکا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دکھہ اٹھانے اور صلیب
پر چڑہنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے
کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونیکے اسکی تجلیات الگ الگ ہین انسان کیطرف سے جب ایک نئے
رنگ کی تبدیلی ظہور مین آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھہ اس سے
معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا مین بہی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہین کہ خدا مین کچھہ
تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی
کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہین تو خدا بہی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی
یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور مین آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بہی ایک ترقی کے ساتھہ
ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہان خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی
ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے
نفس پر اور اپنے آرامون پر اور اسکے کل تعلقات پر اسکو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھہ
اسکی راہ مین صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزون پر اسکو مقدم نہین رکھتی مگر تم
اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھی جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔

مگر تم اُس حالت مین اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم مین اور اُس مین کچھہ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی مرضی اور تمہاری خواہشین اسکی خواہشین ہو جائین اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی مین اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کروگے تو تم مین وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم مین ہے جو اسپر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اسکی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اسکی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُسکے بندون پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھہ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ تا قبول کئے جاؤ بہت ہین جو حلم ظاہر کرتے ہین مگر وہ اندر سے بھیڑئے ہین بہت ہین جو اوپر سے صاف ہین مگر اندر سے سانپ ہین سو تم اسکی جناب مین قبول نہین ہو سکتے جبتک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹون پر رحم کرو نہ انکی تحقیر اور عالم ہو کر نادانون کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے انکی تذلیل اور امیر ہو کر غریبون کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُنپر تکبر۔ ہلاکت کی راہون سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولے کیطرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسکے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تمنے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتون سے مت ڈرو کہ وہ دھوئین کیطرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہین اور وہ دن کو رات نہین کر سکتین بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جسپر پڑتی ہے اسکی دونون جہانون مین بیخکنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کیساتھہ اپنے تئین بچا نہین سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اسکی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم مین باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔

اور اگر تمہاری کسی پہلو مین تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہین ہو کہ جو قبول کے
لایق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتونکو لیکر اپنے تئین دہوکہ دو کہ جو کچہہ ہمنے کرنا تہا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے
کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جسکے بعد وہ تمہین زندہ کریگا تم آپس مین
جلد صلح کرو اور اپنے بہائیون کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بہائی کے ساتہہ صلح پر راضی
نہین وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چہوڑ دو اور باہمی
ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جہوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ نفسانیت کی فربہی چہوڑ دو کہ جس دروازے
کیلئے تم بلائے گئے ہو اسمین سے ایک فربہ انسان داخل نہین ہو سکتا ۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتونکو
نہین مانتا جو خدا کے منہ سے نکلین اور مینے بیان کین تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ
جیسے ایک پیٹ مین سے دو بہائی ۔ تم مین سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بہائی کے گناہ بخشتا ہے اور
بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہین بخشتا سو اسکا مجہہ مین حصہ نہین ۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو
کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہین کر سکتا ۔ متکبر اسکا قرب حاصل نہین کر سکتا ۔ ظالم اسکا
قرب حاصل نہین کر سکتا خائن اسکا قرب حاصل نہین کر سکتا ۔ اور ہر ایک جو اسکے نام کیلئے غیرت مند نہین
اسکا قرب حاصل نہین کر سکتا ۔ وہ جو دنیا پر کتون یا چیونٹیون یا گدّون کیطرح گرتے ہین اور دنیا سے آرام
یافتہ ہین وہ اسکا قرب حاصل نہین کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکہہ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے
بیخبر ہے وہ جو اسکے لئے آگ مین ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اسکیلئے روتا ہے وہ ہنسے گا ۔ وہ جو اسکے لئے دنیا سے
توڑتا ہے وہ اسکو ملیگا تم سچے دل سے اور پوری صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو
تا وہ بہی تمہارا دوست بنجاوے ۔ تم ماتحتون پر اور اپنی بیویون پر اور اپنے غریب بہائیون پر رحم کرو تا آسمان پر
تم پر بہی رحم ہو ۔ تم سچ مچ اسکے ہو جاؤ ۔ تا وہ بہی تمہارا ہو جاوے ۔ دنیا ہزارون بلاؤن کی جگہ ہے جنمین سے ایک
طاعون بہی ہے سو تم خدا سے صدق کیساتہہ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائین تم سے دور رکہے کوئی آفت زمین پر پیدا نہین
ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہین ہوتی جبتک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی
اسی مین ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو ۔ تمہین دوا اور تدبیر سے ممانعت نہین ہے مگر ان پر بہروسہ کرنے سے ممانعت
ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکہے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑہکر ہے

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کیطرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی مین زندگی ہی
جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو
مقدم رکھینگے اونکو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہین مگر
قرآن۔ اور تمام آدمزادون کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہین مگر **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش
کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کیساتھہ رکھو اور اسکے غیر کو اسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان
پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہین جو مرنیکے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ
ہے کہ اسی دنیا مین اپنی روشنی دکھلاتی ہے **نجات یافتہ** کون ہی؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمین اور تمام مخلوق مین درمیانی **شفیع** ہے اور آسمان کے نیچے نہ اسکے **ہم مرتبہ**
کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے **ہم مرتبہ** کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ
رہے مگر یہ **برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہی** اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے
کہ اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اوسکی روحانی فیض رسانی سے
اس **مسیح موعود** کو دنیا مین بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی **تکمیل** کیلئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا
کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح **روحانی** رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ
کیلئے دیا گیا تہا اسی کیطرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ موسیٰ نے وہ متاع پائی جسکو قرون اولیٰ کہو چکے تہے اور حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ متاع پائی جسکو موسوی کا سلسلہ کہو چکا تہا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہی مگر شان مین ہزارہا
درجہ بڑھکر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہوین صدی مین ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد+
چودھوین صدی مین ظاہر ہوا تہا۔ بلکہ وہ ایسے وقت مین آیا جبکہ مسلمانون کا وہی حال تہا جیسا کہ
مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیون کا حال تہا سو **وہ مین** ہی ہون خدا جو چاہتا ہی
کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اسکے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یون
نہین بلکہ یون چاہئے تہا۔ اور اس نے مجہے چمکتے ہوئے نشانون کے ساتھہ بہیجا ہے جو دس ہزار

+ یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہین کہ موسیٰ سے چودہوین صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تہا دیکہو یہودیونکی تاریخ سمنہ

سے بھی زیادہ ہیں ازانجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچی محبت کرتا ہے اور سچے
دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان
آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اُسکی شفاعت کریگی **سو اے تمام لوگو!** جو اپنے تئیں میری
جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُسوقت میری جماعت **شمار** کئے جاؤ گے جب سچ مچ **تقوی** کی
راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالی کو
دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوۃ کے لایق ہے وہ زکوۃ
دے اور جسپر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار
ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقوی سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی
جڑ **تقوی** ہے جس عمل میں یہ جڑ ضایع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضایع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع
رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو **خبردار** رہو ایسا نہو
کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے **پختہ تعلق ہے** جب کبھی تم اپنا نقصان
کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک
لازوال عزت آسمان پر دیگا سو تم اسکو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے
بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی
راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں
کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی
آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست
ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا
دیکھو **میں** بہت خوشی سے **خبر** دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق
ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اسکو چنتا ہے وہ اُسکے پاس آجاتا ہے جو اُسکے پاس جاتا ہے
جو اسکو عزت دیتا ہے وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے +

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اسکی طرف آجاؤ

کہ وہ تمہین قبول کریگا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہین مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہین اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم مین فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ مین اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہین ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہین صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود مین چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مسیح موعود میری قبر مین دفن ہوگا یعنی **وہ مین ہی ہون**۔ اور اسمین دو رنگی نہین آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ **عیسی بن مریم** فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار* مین اسکی قبر ہے خدا تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین اسکے مرجانیکی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنے ہین تو عیسی بن مریم کی موت کی قرآن مین کہان خبر ہے۔ مرنیکے متعلق جو آیتین ہین اگر وہ اور معنی رکھتی ہین جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہین تو گویا قرآن نے اسکے مرنیکا کہین ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مریگا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی مگر سارے قرآن مین عیسی کے مرنے کی خبر نہ دی۔ اسمین کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسے کے مرنیکی اس آیۃ مین خبر ہے کہ **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ*** سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیون کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہین غرض اگر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے یہ معنی ہین کہ مع جسم زندہ عیسی کو آسمان پر اٹھا لیا تو کیون خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن مین ذکر نہین کیا جسکی زندگی کے خیال نے لاکھون کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے اسکو ہمیشہ کیلئے اسلئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بیدین ہو جائین اور گویا یہ لوگون کی غلطی نہین بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگون کو گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہین آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اوسکو مُردون مین دیکھ لیا اب بھی تم ماننے مین نہین آتے۔ **یہ کیسا ایمان** ہے کیا انسانون کی باتون کو خدا کی کلام پر مقدم رکھتے ہو

* اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پھر دنیا مین نہین آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا مین آنے والے ہوتے تو ان معنون مین یہ جواب حضرت عیسی کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی کچھ خبر نہین جو شخص دوبارہ دنیا مین آیا اور چالیس برس رہا اور کروڑہا عیسائیون کو دیکھا جو اسکو خدا جانتے تھے اور صلیب توڑا اور تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت کو جناب الہی مین یہ عذر کر سکتا ہے کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی کچھ خبر نہین۔ منہ

* نوٹ عیسائی محققون نے اسی رائی کو ظاہر کیا ہے دیکھو کتاب سوپر نیچرل ریلیجن صفحہ ۵۲۲ - اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھ لو - منہ

یہ کیا دین ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ میں‡ مردہ روحون مین عیسے کو دیکہا بلکہ خود مرکر یہ بہی ظاہر کردیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہین رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چہوڑتے ہین ویساہی سنت کو بہی چہوڑتے ہین کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے اگر عیسے زندہ تہا تو مرنے مین ہمارے رسول کی بیعزتی تہی۔ سو تم نہ اہلسنت ہو نہ اہل قرآن جبتک عیسی کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور مین حضرت عیسی علیہ السلام کی شان کا منکر نہین گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم مین مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہون کیونکہ مین روحانیت کی رو سے اسلام مین **خاتم الخلفاء** ہون جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تہا موسیٰ کے سلسلہ مین ابن مریم مسیح موعود تہا اور محمدی سلسلہ مین مین مسیح موعود ہون سو مین اسکی عزت کرتا ہون جسکا ہمنام ہون اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مین مسیح ابن مریم کی عزت نہین کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح مین تو اس کے چارون بہائیون کی بہی عزت کرتا ہون‡ کیونکہ پانچون ایک ہی مان کے بیٹے ہین نہ صرف اسی قدر بلکہ مین تو حضرت مسیح کی دونون حقیقی ہمشیرون کو بہی مقدسہ سمجہتا ہون کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہین اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئین نکاح سے روکا۔ پہر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہین کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل مین کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونیکے عہد کو کیون ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیون بنیاد ڈالی گئی یعنے باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونیکے پہر مریم کیون راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح مین آوے مگر مین کہتا ہون کہ یہ سب مجبوریان تہین جو پیش آگئین اس صورت مین وہ لوگ قابل رحم تہے نہ قابل اعتراض ✣

‡ حاشیہ۔ یسوع مسیح کے چار بہائی اور دو بہنین تہین یہ سب یسوع کے حقیقی بہائی اور حقیقی بہنین تہین یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تہی چار بہائیون کے نام یہ ہین۔ یہودا [1]۔ یعقوب [2]۔ شمعون [3]۔ یوزس [4]۔ اور دو بہنون کے نام یہ تہے۔ آسیا [1]۔ لیدیا [2]۔ دیکہو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائلز مطبوعہ لنڈن ١٨٨٦ء صفحہ ١٥٩ و ١٦٦ [illegible]

* نوٹ۔ قرآن شریف مین ایک آیت مین صریح کشمیر کیطرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اسکی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کیطرف چلے گئے جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔ یعنی ہمنے عیسی اور اسکی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تہی اور پانی صاف یعنی چشمون کا پانی وہان تہا سو اسمین خدا تعالےٰ نے کشمیر کا نقشہ کہینچدیا ہے اور اویٰ کا لفظ لغت عرب مین کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کے لئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسی اور اسکی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہین گذرا جس سے پناہ دیجاتی پس متعین ہوا کہ خدا تعالی نے عیسی اور اسکی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اس ٹیلے پر پہونچایا تہا۔ منہ

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہمنے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اوسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اوسپر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں انکی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو اونے اونے خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص

امور معروفہ مین میری اطاعت کرنیکے لئے طیار نہین ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے
اور جو شخص مخالفون کی جماعت مین بیٹھتا ہے اور ہان مین ہان ملاتا ہے وہ میری جماعت
مین سے نہین ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔
غاصب ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بہائیون اور بہنون پر تہمتین لگانیوالا
جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہین کرتا اور خراب مجلسون کو نہین چہوڑتا وہ میری جماعت مین سے
نہین ہے۔ یہ سب زہرین ہین تم ان زہرون کو کہا کر کسی طرح بچ نہین سکتے اور تاریکی اور روشنی
ایک جگہ جمع نہین ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکہتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہین ہے
وہ اُس برکت کو ہرگز نہین پا سکتا جو صاف دلون کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہین جو اپنے
دلون کو صاف کرتے ہین اور اپنے دلون کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہین اور اپنے خدا سے
وفاداری کا عہد باندہتے ہین کیونکہ وہ ہرگز ضایع نہین کئے جائینگے ممکن نہین کہ خدا انکو رسوا
کرے کیونکہ وہ خدا کے ہین اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائینگے۔
احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود مین ہین اور خدا انکی حمایت مین
کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہین۔ ایسا ہی وہ شخص بہی احمق ہے جو ایک
بیباک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر مین ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے
خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبہی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اسنے نیکون کو تباہ اور ہلاک اور نیست
نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُنکے لئے بڑے بڑے کام دکہلاتا رہا ہے اور اب بہی دکہلائیگا وہ خدا
نہایت وفادار خدا ہے اور وفادارون کے لئے اُسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہین دُنیا چاہتی
ہے کہ انکو کہا جائے اور ہر ایک دشمن اُنپر دانت پیستا ہے مگر وہ جو انکا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے انکو
بچاتا ہے اور ہر ایک میدان مین انکو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا
دامن نہ چہوڑے۔ ہم اسپر ایمان لائے ہمنے اسکو شناخت کیا۔ تمام دُنیا کا وہی خدا ہے
جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکہلائے جس نے
مجہے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کرکے بہیجا اسکے سوا کوئی خدا نہین نہ آسمان مین نہ زمین مین

جو شخص اُسپر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہمنے اپنے خدا کی
آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ہمنے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں
کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جسکو ہمنے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جسکو ہمنے دیکھا
سچ تو یہ ہے کہ اُسکے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُسکی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے
سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا
بیٹھے ہیں جسپر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اُنکی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہونگی
وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مُردے ہیں نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش
کرتے ہیں اور اُسکی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُسکو کمزور سمجھتے ہیں سو اُن سے
ایسا ہی معاملہ کیا جائیگا جیسا کہ اُنکی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے
کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت
کے عجائبات دیکھے گا جو ہمنے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اُس
شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اُسکو بڑی مشکلات کے وقت جو اُسکے نزدیک قانون
قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنیکا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید
انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور جس نے
زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اُسپر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز
آجائیگا* بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے
ہیں جو صدق اور وفا سے اُسکے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اُسکی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے
اور اُسکے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو
اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُسکا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہمنے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُسمیں
پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق
ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو

* خدا کسی کام میں عاجز نہیں آتا۔ ہاں خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اسکی دعا سنتا ہے جیسا کہ خود فرمایا ادعونی استجب لکم اور کبھی اپنی مرضی منوانا چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ایسا اسلئے کیا کہ تا کبھی انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کرکے یقین اور معرفت میں اسکو ترقی دے اور کبھی اپنی مرضی کے موافق کرکے اپنی رضا کی اسکو خلعت بخشے اور اسکا مرتبہ بڑھاوے اور اس سے محبت کرکے ہدایت کی راہوں میں اسکو ترقی دیوے۔ منہ

کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کیلئے لوگوں کے کان کُھلیں

اگر تم خدا کے ہوجاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالےٰ تمہارے لیئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھیگا اور اسکے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لیئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضایع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کے لیئے ایسے بیخود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو کلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتّے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کیطرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے انکے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُنکے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کیطرح نرے اسباب کے بندے ہوجاؤ اور اُس خدا کو فراموش کردو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُسکے اذن سے۔ ایک مُردہ اسپر ہنسی کریگا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اُسکے لیئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر انکی ریس مت کرو کہ اُنہوں نے دُنیا کے

منصوبون مین بہت ترقی کرلی ہے آؤ ہم بھی انہین کے قدم پر چلین۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا
سے سخت بیگانہ اور غافل ہین جو تمہین اپنی طرف بلاتا ہے اُنکا خدا کیا چیز ہے صرف ایک
عاجز انسان اسلئے وہ غفلت مین چھوڑے گئے۔ مین تمہین دنیا کے کسب اور حرفت سے نہین
روکتا مگر تم اُن لوگون کے پیرو مت ہو جنہون نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے
ہر ایک کام مین خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے
لیکن نہ صرف خشک ہونٹون سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے
ہی اُترتی ہے تم راستباز اُسوقت ہوگے جبکہ تم ایسے ہوجاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک
مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمین یہ
مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی
راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی۔ اپنی جانون پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہین اور
ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہین یہانتک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بھی نہین نکالتے
اُنکے پیرو مت بنجاؤ۔ خدا تمہاری آنکھین کھولے تا تمہین معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر
کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیان اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہین۔ نہین بلکہ یکدفعہ گرینگی
اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہوجائین۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہین
رہ سکتین۔ اگر تم اس سے مدد نہین مانگوگے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہین ٹھہراؤگے
تو تمہین کوئی کامیابی حاصل نہین ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مروگے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری
قومین کیونکر کامیاب ہو رہی ہین حالانکہ وہ اوس خدا کو جانتی بھی نہین جو تمہارا کامل اور قادر خدا
ہے۔ اسکا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان مین ڈالی گئی ہین
خدا کا امتحان کبھی اس رنگ مین ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دُنیا کی مستیون اور
لذتون سے دل لگاتا ہے اور دُنیا کی دولتون کا خواہشمند ہوتا ہے تو دُنیا کے دروازے اُسپر
کھولے جاتے ہین اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات
مین ہی مرتا اور ابدی جہنم مین ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ مین بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے

بھی نامراد رکھا جاتا ہی مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلا امتحان زوال از یادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونون فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اس سے موہنہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی انکو کہان نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اِسی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دُنیا کے فلسفیون کی پیروی مت کرو اور انکو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیان ہیں سچّا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دُنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہون نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب مین ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیون اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھون کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاوین۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیرون کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہان سے تمہارے لئے پاک غذا لائیگا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھا دیگا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگون سے کیا ڈھونڈتے ہو جنکی روحین آسمان کیطرف جاتی ہین وہی حکمت کے وارث ہین جنکو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہین مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق و صفا ضروری ہے پھر بعد اسکے یہ سب کچھ تمہیں ملیگا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے ٭ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانون مین ہی اُتر چکا۔ اور مین تمہیں سچ سچ کہتا ہون کہ ہر یک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنیکا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلون کے دروازے کھول دو تا وہ انمین داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئین دور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اُٹھ اور اُس کھڑکی کو کھولدے

٭ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے جس دین مین وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہیں۔ منہ

تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تمپر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جنکی اسوقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تمپر اُسنے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کہولا گیا ہے۔ اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکہلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تمپر دروازہ کہول دیا ہے تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو اُس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائیگا۔ اس دودھ کے لئے تم بچہ کیطرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئیگا۔ رحم کے لایق بنو تا تمپر رحم کیا جائے اضطراب دکہلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کیلئے آسان کیجاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتہاہ گڑہے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم آہیں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے پہر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکہتے ہیں کہ وہ بہشت ہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا الخ یعنے اے بُرو اور اے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دئے جائینگے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کیلئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اُسے کہا جائیگی پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تمپر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تہوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اُٹہاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کہوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لایق نہ ہو۔

مینے سنا ہے کہ بعض تم سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی

کرتے ہین مینے یہ تعلیم نہین دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزین ہین کہ جو تمہاری
ہدایت کے لیئے خدا نے تمہین دی ہین۔ سب سے اول قرآن ہے* جسمین خدا کی توحید اور جلال
اور عظمت کا ذکر ہے اور جسمین اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ مین تھے۔
جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسےٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے
نبیون کیطرح اسکا رفع نہین ہوا اسی طرح قرآن مین منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی
عبادت کرو نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب
کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف
ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم مین سے
ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے
حقیقی اور کامل نجات کی راہین قرآن نے کھولین اور باقی سب اسکے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے
پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تمنے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے
مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیان قرآن مین ہین یہی
بات سچ ہے افسوس اُن لوگون پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہین تمہاری تمام فلاح اور
نجات کا سرچشمہ قرآن مین ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہین جو قرآن مین نہین
پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان
کے نیچے اور کوئی کتاب نہین جو بلاواسطہ قرآن تمہین ہدایت دے سکے۔ خدا نے تمپر بہت احسان
کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہین عنایت کی۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ کتاب جو تم پر
پڑھی گئی اگر عیسائیون پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہین دیگئی
اگر بجائے توریت کے یہودیون کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے
پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہین دیگئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا
تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام
ہدایتین ہیچ ہین۔ انجیل کے لانیوالا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو

ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جسکو بلی بھی پکڑ سکتی ہے اسی لیئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے مین پڑتے گئے اور روحانیت انہین باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تہا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل مین ظاہر ہوا تہا جس نے زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بہر دیا تہا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف میں بہی ذکر ہے قرآن ایک ہفتہ مین انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تمکو نبیون کیطرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بہاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا مین ہی اپنے پڑہنے والون کو یہ دعا سکہلائی اور یہ امید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے ہمین اپنی اُن نعمتون کی راہ دکہلا جو پہلون کو دکہلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تہے پس اپنی ہمتین بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمہین وہ نعمتین دینا چاہتا ہے جو پہلون کو دی تہین۔ کیا اوس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت مقدس تمہین عطا نہیں کیا جو آجتک تمہارے قبضہ مین ہے پس اے سست اعتقادو اور کمزور ہمتو کیا تمہین یہ خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہین قایم مقام کر دیا۔ مگر روحانی طور پر تمہین قائم مقام نہ کر سکا بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے خدا نے اُنکے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمہین وارث بنایا مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا جبتک کہ قیامت آجاوے خدا تمہین نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہین رکہے گا وہ تم پر وہ سب نعمتین پوری کرے گا جو پہلون کو دی گئین لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جہوٹہ باندہے گا اور کہیگا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہین نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجھے شرف مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا نصیب ہوا حالانکہ نہین نصیب ہوا تو مین خدا اور اسکے ملایکہ کو گواہ رکہہ کر کہتا ہون کہ وہ ہلاک کیا جائیگا کیونکہ اوس نے اپنے خالق پر جہوٹ باندہا اور فریب کیا اور بیباکی اور شوخی ظاہر کی سو تم اِس مقام مین ڈرو لعنت ہے ان لوگون پر جو جہوٹے

خوابین بناتے ہین اور جہوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعوی کرتے ہین گویا وہ دل مین
خیال کرتے ہین کہ خدا نہین پر خدا کا عقاب انکو سخت پکڑے گا اور اُن کا برا دن اُن سے
ٹل نہین سکتا سو تم صدق اور راستی اور تقوی اور محبت ذاتیہ الہیہ مین ترقی کرو اور اپنا کام یہی
سمجہو جبتک زندگی ہے پہر خدا تم مین سے جسکی نسبت چاہیگا اسکو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے
بہی مشرف کریگا تمہین ایسی تمنا بہی نہین چاہئے تا نفسانی تمنا کی وجہ سے سلسلہ شیطانیہ
شروع نہ ہو جائے جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہین پس تم خدمت اور عبادت مین لگے
رہو تمہارے تمام کوشش اسی مین مصروف ہونی چاہئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند
ہو جاؤ اور یقین مین ترقی چاہو نجات کے لئے نہ الہام نمائی کیلئے قرآن شریف نے تمہارے
لئے بہت پاک احکام لکہے ہین جنہین سے ایک یہ ہے کہ تم شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک
سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جہوٹ نہ بولو کہ جہوٹ بہی ایک حصہ شرک ہے۔ قرآن
تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتون کو مت
دیکہو اور بجز اسکے دیکہنا حلال۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکہہ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری
سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹہوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہئے کہ نامحرم کے مقابلہ کیوقت تیری آنکھ
خوابیدہ رہے تجہے اسکی صورت کی کچہہ بہی خبر نہ ہو مگر اُسی قدر جیسا کہ ایک دہندلی نظر
سے ابتدا نزول الماء مین انسان دیکہتا ہے۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ اتنی
شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ پی ورنہ تجہے خدا کی راہ نہین
ملیگی اور خدا تجہہ سے ہمکلام نہین ہوگا اور نہ پلیدیون سے پاک کریگا اور وہ کہتا ہے کہ یہ
شیطان کی ایجاد ہے تم اس سے بچو۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح فقط یہ نہین کہتا کہ اپنے
بہائی پر بے سبب غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تہام بلکہ تواصوا بالمرحمہ
پر عمل بہی کر اور دوسرون کو بہی کہتا رہ کہ ایسا کرین اور نہ صرف خود رحم کر بلکہ رحم کیلئے اپنے تمام بہائیون
کو وصیت بہی کر۔ اور قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ بجز زنا کے اپنی بیوی کی ہر ایک
ناپاکی پر صبر کرو اور طلاق مت دو بلکہ وہ کہتا ہے الطیبات للطیبین قرآن کا یہ منشاء ہے کہ

ناپاک پاک کے ساتھہ رہ نہین سکتا۔ پس اگر تیری بیوی زنا تو نہین کرتی مگر شہوت کی نظر سے غیر لوگون کو دیکھتی ہے اور ان سے بغل گیر ہوتی ہے اور زنا کے مقدمات اُس سے صادر ہوتے ہین گو ابھی تکمیل نہین ہوئی اور غیر کو اپنی برہنگی دکھلا دیتی ہے اور مشرکہ اور بدمذہب ہے اور جس پاک خدا پر تو ایمان رکھتا ہے اس سے وہ بیزار ہے تو اگر وہ باز نہ آوے تو تو اُسے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال مین تجہہ سے علیحدہ ہو گئی اب تیرے جسم کا ٹکڑہ نہین رہی۔ پس تیرے لئے اب جائز نہین ہے کہ تو دیوثی سے اسکے ساتھہ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا ٹکڑہ نہین ایک گندہ اور متعفن عضو ہے جو کاٹنے کے لائق ہے ایسا نہ ہو کہ وہ باقی عضو کو بھی گندہ کر دے اور تو مر جاوے۔ اور قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ ہرگز قسم نہ کہا بلکہ بیہودہ قسمون سے تمہین روکتا ہے کیونکہ بعض صورتون مین قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی ذریعہ ثبوت کو ضائع کرنا نہین چاہتا کیونکہ اس سے اُسکی حکمت تلف ہوتی ہے یہ طبعی امر ہے کہ جب کوئی انسان ایک متنازعہ فیہ امر مین گواہی نہ دے تب فیصلہ کے لئے خدائی گواہی کی ضرورت ہے اور قسم خدا کو گواہ ٹھہرانا ہے۔ اور قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ ہر ایک جگہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی الله یعنی بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اُسے اُس کا بدلہ دیگا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل و مصلحت ہو نہ بیقیدی کے رنگ مین یہی قرآن کا مطلب ہے۔ اور قرآن انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ اپنے دشمنون سے پیار کرو بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہیے کہ نفسانی رنگ مین تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کیلئے عام ہو مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہوگا سو تو ایسون کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھہ اور چاہئے کہ تو انکی اعمال سے دشمنی رکھے نہ انکی ذات سے اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائین اور اس بارہ مین

فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی یعنے خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھہ پیش آیا کرو پہر اس سے بڑہکر یہ ہے کہ ان سے بہی نیکی کرو جنہون نے تم سے کوئی نیکی نہین کی۔ پہر اس سے بڑہکر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتہہ پیش آؤ کہ گویا تم اُنکے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائین اپنے بچون سے پیش آتی ہین کیونکہ احسان مین ایک خودنمائی کا مادہ بہی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنیوالا کبہی اپنے احسان کو جتلا بہی دیتا ہے لیکن وہ جو مان کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبہی خودنمائی نہین کرسکتا۔ پس آخری درجہ نیکیون کا طبعی جوش ہے جو مان کیطرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بہی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتونکو یاد کرکے اسکی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اسکی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اسکو دیکہہ رہا ہے اور خدا سے ایتاء ذی القربی یہ ہے کہ تم اسکی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہی اور نہ دوزخ ہے تب بہی جوش محبت اور اطاعت مین فرق نہ آوے۔ اور انجیل مین لکہا گیا ہے کہ جو لوگ تمپر لعنت کرین اُن کے لئے برکت چاہو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی خودی سے کچہہ بہی نہ کرو۔ تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گہر ہے فتوے پوچہو کہ ایسے شخص کے ساتہہ کیا معاملہ چاہئے پس اگر خدا تمہارے دل مین ڈالے کہ یہ لعنت کرنیوالا قابل رحم ہے اور آسمان مین اُسپر لعنت نہین تو تم بہی لعنت نہ کرو تا خدا کے مخالف نہ ٹہرو۔ لیکن اگر تمہارا کانشنس اسکو معذور نہین ٹہراتا اور تمہارے دل مین ڈالا گیا ہے کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہی تو تم اس کے لئے برکت نہ چاہو جیسا کہ شیطان کے لئے کسی نبی نے برکت نہین چاہی اور کسی نبی نے اسکو لعنت سے آزاد نہین کیا۔ مگر کسی کی نسبت لعنت مین جلدی نہ کرو کہ بہتیری بدظنیان جہوٹہیان ہین اور بہتیری لعنتین اپنے ہی پر پڑتی ہین سنبہل کر قدم رکہو اور خوب پڑتال کرکے کوئی کام کرو اور خدا سے مدد مانگو کیونکہ تم اندہے ہو ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹہراؤ۔ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض کردو اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جاوین۔

ایسا ہی انجیل مین کہا گیا ہے کہ تم اپنے نیک کامون کو لوگون کے سامنے دکھلانے کیلئے نہ کرو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگون سے چھپاؤ بلکہ تم حسب مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ جبکہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہاری نفس کے لئے بہتر ہے اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو جبکہ تم دیکھو کہ دکھلانے مین عام لوگون کی بھلائی ہے تا تمہین دو بدلے ملین اور تا کمزور لوگ کہ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہین کر سکتے وہ بھی تمہاری پیروی سے اُس نیک کام کو کرلین۔ غرض خدا نے جو اپنے کلام مین فرمایا۔ سرًّا و علانیۃً یعنے پوشیدہ بھی خیرات کرو اور دکھلا دکھلا کر بھی ان احکام کی حکمت اوس نے خود فرمادی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگون کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہین کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔

ایسا ہی انجیل مین ہے کہ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری مین جا۔ مگر قرآن سکھاتا ہے کہ اپنی دعا کو ہر یک موقعہ پر پوشیدہ مت کرو بلکہ تم لوگون کے روبرو اور اپنے بھائیون کے مجمع کے ساتھ بھی کھلی کھلی طور پر دعا کیا کرو تا اگر کوئی دعا منظور ہو تو اس مجمع کیلئے ایمان کی ترقی کا موجب ہو اور تا دوسرے لوگ بھی دعا مین رغبت کرین۔

ایسا ہی انجیل مین ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے ہماری روزانہ روٹی آج ہمین بخش۔ اور جس طرح ہم اپنے قرضدارون کو بخشتے ہین تو اپنے قرض کو ہمین بخشدے اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہین کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بھی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے نہ صرف آسمان پر جیسا کہ وہ فرماتا ہے وان من شیءٍ الا یسبح بحمدہ۔ یسبح للّٰہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچھ انمین ہے وہ تحمید اور تقدیس مین مشغول ہے پہاڑ اوسکو ذکر مین مشغول ہین دریا اوسکے ذکر مین مشغول ہین درخت اُسکے ذکر مین مشغول ہین اور بہت سے راستباز

اسکے ذکر مین مشغول ہین اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اسکے ذکر مین مشغول نہین اور خدا
کے آگے فروتنی نہین کرتا اس سے طرح طرح کے شکنجون اور عذابون سے قضا و قدر الہی
فروتنی کرا رہی ہے اور جو کچھہ فرشتون کے بارے مین خدا کی کتاب مین لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ اطاعت
کر رہے ہین یہی تعریف زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف مین موجود ہے
کہ ہر ایک چیز اوسکی اطاعت کر رہی ہے ایک پتہ بہی بجز اسکے امر کے گر نہین سکتا اور بجز اس کے
حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ
کی تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اسکی فرمانبرداری مین مستغرق ہے
پہاڑون اور زمین کا ذرہ ذرہ اور دریاؤن اور سمندرون کا قطرہ قطرہ اور درختون اور بوٹیون
کا پات پات اور ہر ایک جز ان کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہین
اور اسکی اطاعت کرتے ہین اور اسکی تحمید و تقدیس مین مشغول ہین اسیواسطے اللہ تعالی نے فرمایا
یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض یعنے جیسے آسمان پر ہر ایک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس
کر رہی ہے ویسے زمین پر بہی ہر ایک چیز اسکی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ پس کیا زمین پر خدا کی تحمید
و تقدیس نہین ہوتی ایسا کلمہ ایک کامل عارف کے مونہہ سے نہین نکل سکتا بلکہ زمین کی چیزون مین سے
کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا و قدر کے احکام کے تابع
ہے اور کوئی دونون کی اطاعت مین کمر بستہ ہے کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی
اطاعت اور تقدیس مین محو ہین اگر کوئی انسان الہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الہی قضا
و قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونون حکومتون سے باہر کوئی نہین کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا
جوا ہر ایک کی گردن پر ہے۔ ہان البتہ انسانی دلون کی صلاح اور فساد کے لحاظ سے غفلت اور
ذکر الہی نوبت بہ نوبت زمین پر اپنا غلبہ کرتے ہین مگر بغیر خدا کی حکمت اور مصلحت کے یہ مد و جزر
خود بخود نہین خدا نے چاہا کہ زمین مین ایسا ہو سو ہو گیا سو ہدایت اور ضلالت کا دور بہی دن رات
کے دور کی طرح خدا کے قانون اور اذن کے موافق چل رہا ہے نہ خود بخود با وجود اسکے ہر ایک
چیز اسکی آواز سنتی ہے اور اسکی پاکی یاد کرتی ہے مگر انجیل کہتی ہے کہ زمین خدا کی تقدیس سے خالی

ہے؟ اسکا سبب اِس انجیلی دُعا کے اگلے فقرہ مین بطور اشارہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ
کہ ابھی اوسمین خدا کی بادشاہت نہین آئی اِسلئے حکومت نہ ہونیکی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے
خدا کی مرضی ایسے طور سے زمین پر نافذ نہین ہوسکی جیسا کہ آسمان پر نافذ ہے مگر قران کی تعلیم
سراسر اسکے برخلاف ہے وہ تو صاف لفظون مین کہتا ہے کہ کوئی چور خونی۔ زانی۔ کافر
فاسق۔ سرکش۔ جرایم پیشہ کسی قسم کی بدی زمین پر نہین کرسکتا جبتک کہ آسمان پر سے
اُسکو اختیار نہ دیا جائے پس کیونکر کہا جائے کہ آسمانی بادشاہت زمین پر نہین کیا کوئی
مخالف قبضہ زمین پر خدا کی احکام کے جاری ہونے سے مزاحم ہے سبحان اللہ ایسا ہرگز نہین
بلکہ خدا نے خود آسمان پر فرشتون کے لئے جدا قانون بنایا اور زمین پر انسانون کے لئے
جدا اور خدا نے اپنی آسمانی بادشاہت مین فرشتون کو کوئی اختیار نہین دیا بلکہ اون کی فطرت
مین ہی اطاعت کا مادہ رکھدیا ہے وہ مخالفت کرہی نہین سکتے اور سہو و نسیان اُنپر وارد
نہین ہوسکتا لیکن انسانی فطرت کو قبول عدم قبول کا اختیار دیا گیا ہے اور چونکہ یہ اختیار اوپر
سے دیا گیا ہے اِسلئے نہین کہہ سکتے کہ فاسق انسان کے وجود سے خدا کی بادشاہت
زمین سے جاتی رہی بلکہ ہر رنگ مین خدا کی ہی بادشاہت ہے ہان صرف قانون دو ہین۔
ایک آسمانی فرشتون کے لئے قضا و قدر کا قانون ہے کہ وہ بدی کرہی نہین سکتے اور
ایک زمین پر انسانون کیلئے خدا کے قضا و قدر کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے
اون کو بدی کرنیکا اختیار دیا گیا ہے مگر جب خدا سے طاقت طلب کرین یعنی استغفار
کرین تو روح القدس کی تائید سے اُنکی کمزوری دور ہوسکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب
سے بچ سکتے ہین جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہین اور اگر ایسے لوگ ہین کہ گنہگار
ہوچکے ہین تو استغفار اُن کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے
بچائے جاتے ہین کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہین رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار
نہین کرتے یعنی خدا سے طاقت نہین مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہین۔ دیکھو
آجکل طاعون بھی بطور سزا کے زمین پر اتری ہے اور خدا کے سرکش اوس سے ہلاک ہوتے

جاتے ہین پہر کیونکر کہا جاوے کہ خدا کی بادشاہت زمین پر نہین یہ خیال مت کرو کہ اگر
زمین پر خدا کی بادشاہت ہے تو پہر لوگون سے جرائم کیون ظہور مین آتے ہین کیونکہ جرائم
بہی خدا کے قانون قضا و قدر کے نیچے ہین سو اگرچہ وہ لوگ قانون شریعت سے باہر جاتے
ہین مگر قانون تکوین یعنے قضا و قدر سے وہ باہر نہین ہوسکتے پس کیونکر کہا جائے
کہ جرائم پیشہ لوگ آلہی سلطنت کا جُوا اپنے گردن پر نہین رکہتے دیکہو اس ملک برٹش انڈیا
مین چوریان بہی ہوتی ہین خون بہی ہوتے ہین زناکار اور خائن اور مرتشی وغیرہ ہر یک
قسم کے جرائم پیشہ بہی پائے جاتے ہین مگر نہین کہہ سکتے کہ اس ملک مین سرکار انگریزی
کا راج نہین۔ کیونکہ راج تو ہے مگر گورنمنٹ نے عمداً ایسے سخت قانون کو مناسب نہین
سمجہا جسکی دہشت سے لوگون پر زندگی مشکل ہو جائے ورنہ اگر گورنمنٹ تمام جرائم پیشہ کو ایک
تکلیف دہ زندان مین رکہہ کر اونکو جرائم سے روکنا چاہے تو بہت آسانی سے وہ رُک سکتے
ہین یا اگر قانون مین سخت سزائین رکہی جائین تو ان جرائم کا انسداد ہو سکتا ہے پس تم
سمجہہ سکتے ہو کہ جس قدر اس ملک مین شراب پی جاتی ہے فاحشہ عورتین بڑہتی جاتی ہین
چوری اور خون کی وارداتین ہوتی ہین یہ اس لئے نہین کہ گورنمنٹ انگریزی کا یہان راج
نہین بلکہ گورنمنٹ کے قانون کی نرمی نے جرائم مین کثرت پیدا کر دی ہے نہ یہ کہ گورنمنٹ
انگریزی اس جگہ سے اُٹہہ گئی ہے بلکہ سلطنت کا اختیار ہے کہ قانون کو سخت کر کے اور
سنگین سزائین مقرر کر کے ارتکاب جرائم سے روک دے جبکہ انسانی سلطنت کا یہ حال ہے
کہ جو الٰہی سلطنت کے مقابل پر کچہہ بہی چیز نہین تو آلہی سلطنت کس قدر اقتدار اور اختیار رکہتی
ہے اگر خدا کا قانون ابہی سخت ہو جائے اور ہر یک زنا کرنیوالے پر بجلی پڑے اور ہر یک چور
کو یہ بیماری پیدا ہو کہ ہاتہہ گل سڑ کر گر جائین اور ہر یک سرکش خدا کا منکر اسکے دین کا منکر
طاعون سے مرے تو ایک ہفتہ گذرنے سے پہلے ہی تمام دنیا راستبازی اور نیک بختی
کی چادر پہن سکتی ہے۔ پس خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے لیکن آسمانی قانون کی نرمی
نے اس قدر آزادی دے رکہی ہے کہ جرائم پیشہ جلدی نہین پکڑے جاتے ہان سزائین

بہی ہلتی رہتی ہین۔ زلزلے آتے ہین۔ بجلیاں پڑتی ہین۔ کوہ آتش فشان آتشبازی کی طرح مشتعل ہوکر ہزارون جانون کا نقصان کرتے جاتے ہین جہاز غرق ہوتے ہین ریل گاڑیون کے ذریعہ سے صدہا جانین تلف ہوتی ہین۔ طوفان آتے ہین مکانات گرتے ہین سانپ کاٹتے ہین درندے پہاڑتے ہین وبائین پڑتی ہین اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کہلے ہین جو مجرمین کی پاداش کیلئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکہے ہین پہر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی زمین پر **بادشاہت نہین** سچ یہی ہے کہ بادشاہت تو ہے ہر ایک مجرم کے ہاتہہ مین ہتکڑیان پڑی ہین اور پائون مین زنجیر ہین مگر حکمت الہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کردیا ہے کہ وہ ہتکڑیان اور وہ زنجیرین فی الفور اپنا اثر نہین دکہاتی ہین اور آخر اگر انسان باز نہ آوے تو وہ اسے جہنم تک پہنچاتی ہین اور اس عذاب مین ڈالتی ہین جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے اور نہ مرے۔ غرض قانون **دو** ہین **ایک** وہ قانون جو فرشتون کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کیلئے پیدا کئے گئے ہین اور انکی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہین کرسکتے مگر نیکی مین ترقی بہی نہین کرسکتے (۲) دوسرا قانون وہ ہے جو انسانون کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانون کی فطرت مین یہ رکہا گیا ہے کہ وہ گنہ کرسکتے ہین مگر نیکی مین ترقی بہی کرسکتے ہین یہ دونون فطرتی قانون غیر متبدل ہین اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہین بن سکتا ہے ایسا ہی انسان بہی فرشتہ نہین ہوسکتا ہے یہ دونون قانون بدل نہین سکتے ازلی اور اٹل ہین اسلئے آسمان کا قانون زمین پر نہین آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتون کے متعلق ہوسکتا ہے۔ انسانی خطاکاریان اگر توبہ کے ساتہہ ختم ہون تو وہ انسان کو فرشتون سے بہت اچہا بنا سکتی ہین کیونکہ فرشتون مین ترقی کا مادہ نہین انسان کے گنہ توبہ سے بخشے جاتے ہین اور حکمت الہی نے بعض افراد مین سلسلہ خطاکاریون کا باقی رکہا ہے تا وہ گناہ کرکے اپنی کمزوری پر اطلاع پاوین اور پہر توبہ کرکے بخشے جاوین یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانون کی فطرت چاہتی ہے سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتہ کا خاصہ نہین پہر وہ قانون جو فرشتون کے

متعلق ہے انسانون مین کیونکر نافذ ہوسکے - یہ خطا کی بات ہے کہ خدا تعالی کی طرف کمزوری
منسوب کی جاوے صرف قانون کے نتائج ہین جو زمین پر جاری ہو رہے ہین نعوذ باللہ
کیا خدا ایسا کمزور ہے جسکی بادشاہت اور قدرت اور جلال صرف آسمان تک ہی محدود ہے
یا زمین کا کوئی اور خدا ہے جو زمین پر مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے اور عیسائیون کو اس بات پر زور دینا چاہیے
نہین کہ صرف آسمان مین ہی خدا کی بادشاہت ہے جو ابہی زمین پر نہین آئی کیونکہ وہ اس
بات کے قائل ہین کہ آسمان کچہہ چیز نہین اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان کچہہ چیز نہین جس پر خدا کی
بادشاہت ہو اور زمین پر ابہی خدا کی بادشاہت آئی نہین تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ بہی
نہین - ماسوا اسکے ہم خدا کی زمینی بادشاہت کو بچشم خود دیکہہ رہے ہین اُسکے قانون کے
موافق ہماری عمرین ختم ہو جاتی ہین اور ہماری حالتین بدلتی رہتی ہین اور صدہا رنگ کے راحت
اور رنج ہم دیکہتے ہین ہزارہا لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہین اور ہزارہا پیدا ہوتے ہین دعائین
قبول ہوتی ہین نشان ظاہر ہوتے ہین زمین ہزارہا قسم کے نباتات اور پہل اور پہول اسکے حکم
سے پیدا کرتی ہے تو کیا یہ سب کچہہ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے بلکہ آسمانی اجرام تو ایک
ہی صورت اور منوال پر چلے آتے ہین اور اُن مین تغیر تبدیل جس سے ایک مغیر مبدل کا پتہ
ملتا ہو کچہہ محسوس نہین ہوتی مگر زمین ہزارہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے
ہر روز کروڑہا انسان دنیا سے گذرتے ہین اور کروڑہا پیدا ہوتے ہین اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک
طور سے ایک مقتدر صانع کا تصرف محسوس ہو رہا ہے تو کیا ابہی تک خدا کی بادشاہت زمین
پر نہین اور انجیل نے اسپر کوئی دلیل پیش نہین کی کہ کیون ابہی تک خدا کی بادشاہت زمین پر
نہین آئی - البتہ مسیح کا باغ مین اپنے بچ جانیکے لئے ساری رات دعا کرنا اور دعا قبول بہی
ہو جانا جیسا کہ عبرانیان ۵ - آیت ۷ مین لکہا ہے مگر پہر بہی خدا کا اُسکے چہڑانے پر قادر نہ ہونا
یہ بزعم عیسائیان ایک دلیل ہو سکتی ہے کہ اُس زمانہ مین خدا کی بادشاہت زمین پر نہین تہی
مگر ہمنے اس سے بڑہکر ابتلا دیکہے ہین اور اُن سے نجات پائی ہے ہم کیونکر خدا کی بادشاہت
کا انکار کرسکتے ہین کیا وہ خون کا مقدمہ جو میرے قتل کرنیکے لئے مارٹن کلارک کیطرف

سے عدالت کپتان ڈگلس مین پیش ہوا تہا وہ اوس مقدمہ سے کچہہ خفیف تہا جو محض
مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہ کسی خون کے اتہام سے یہودیون کی طرف سے عدالت
پیلاطوس مین دایر کیا گیا تہا مگر چونکہ خدا زمین کا بہی بادشاہ ہے جیسا کہ آسمان کا اسلئے اس نے
اس مقدمہ کی پہلے ہی مجہے خبر دیدی کہ یہہ ابتلا آنیوالا ہے اور پہر خبر دیدی کہ مین تمکو بری کرونگا
اور وہ خبر صدہا انسانون کو قبل از وقت سنائی گئی اور آخر مجہے بری کیا گیا پس یہ خدا کی بادشاہت
تہی جس نے اس مقدمہ سے مجہے بچا لیا جو مسلمانون اور ہندوؤن اور عیسائیون کے اتفاق
سے مجہہ پر کہڑا کیا گیا تہا ایسا ہی نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیون دفعہ مینے خدا کی بادشاہت کو زمین پر
دیکہا اور مجہے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ لہٗ ملک السموات والارض یعنی زمین
پر بہی خدا کی بادشاہت ہے اور آسمان پر بہی۔ اور پہر اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ انما
امرہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون یعنی تمام زمین و آسمان اسکی اطاعت
کر رہی ہے جب ایک کام کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو فی الفور وہ کام ہو جاتا ہے
اور پہر فرماتا ہے واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعنے خدا اپنے
ارادہ پر غالب ہے مگر اکثر لوگ خدا کے قہر اور جبروت سے بیخبر ہین غرض یہ تو انجیل کی دعا ہے جو
انسانون کو خدا کی رحمت سے نومید کرتی ہے اور اسکی ربوبیت اور افاضہ اور جزا سزا سے عیسائیون
کو بیباک کرتی ہے اور اسکو زمین پر مدد دینے کے قابل نہین جانتی جبتک اسکی بادشاہت زمین
پر نہ آوے لیکن اسکے مقابل پر جو دعا خدا نے مسلمانون کو قرآن مین سکہلائی ہے وہ اس بات
کو پیش کرتی ہے کہ زمین پر خدا مسلوب السلطنت لوگون کیطرح بیکار نہین ہے بلکہ اسکا سلسلہ
ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مجازات زمین پر جاری ہے اور وہ اپنے عابدون کو
مدد دینے کی طاقت رکہتا ہے اور مجرمون کو اپنے غضب سے ہلاک کر سکتا ہے وہ دعا یہ ہے
الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک
نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔ ترجمہ

وہ خدا ہی ہے جو تمام تعریفون کا مستحق ہے یعنی اسکی بادشاہت مین کوئی نقص نہین اور اسکی خوبیون کے لئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہین جو آج نہین مگر کل حاصل ہوگی اور اسکی بادشاہت کے لوازم مین سے کوئی چیز بیکار نہین تمام عالمون کی پرورش کر رہا ہے بغیر عوض اعمال کے رحمت کرتا ہے اور نیز بعوض اعمال رحمت کرتا ہے جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے اسی کی ہم عبادت کرتے ہین اور اُسی سے ہم مدد چاہتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ ہمین تمام نعمتون کی راہین دکہلا اور غضب کی راہون اور ضلالت کی راہون سے دور رکہہ +

یہ دعا جو سورۃ فاتحہ مین ہے انجیل کی دُعا سے بالکل نقیض ہے کیونکہ انجیل مین زمین پر خدا کی موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس انجیل کے رو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت کچھ کام کر رہی ہے نہ رحمانیّت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا کیونکہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہین آئی۔ مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے سورۃ فاتحہ مین تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہین ظاہر ہے کہ بادشاہ مین یہ صفات ہونی چاہیئین کہ وہ لوگون کی پرورش پر قدرت رکھتا ہو سو سورۃ فاتحہ مین رب العالمین کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پھر دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہیئے کہ جو کچھ اُسکی رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان کی حاجت ہے وہ بغیر عوض اُنکی خدمات کے خود رحم خسروانہ سے بجالاوے سو الرحمن کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کر دیا ہے۔ تیسری صفت بادشاہ مین یہ چاہیے کہ جن کامون کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے انکے انجام کیلئے مناسب طور پر مدد دے سو الرحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے چوتھی صفت بادشاہ مین یہ چاہیئے کہ جزا و سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی کے کام مین خلل نہ پڑے سو مالک یوم الدین کی لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہین چنانچہ اُسکی ربوبیت بھی موجود اور رحمانیت بھی موجود اور رحیمیت بھی موجود اور سلسلہ امداد بھی موجود اور سلسلہ سزا بھی موجود غرض جو کچھ بادشاہت کے لوازم مین سے ہوتا ہے زمین پر سب کچھ خدا کا موجود ہے اور ایک ذرہ بھی اُس کے حکم سے باہر نہین

ہر ایک جز اوسکے ہاتھہ مین ہے ہر ایک رحمت اُسکے ہاتھہ مین ہے مگر انجیل یہ دعا سکھلاتی
ہے کہ ابھی خدا کی بادشاہت تم مین نہین آئی اوس کے آنے کے لیئے خدا سے دعا مانگا
کرو تا وہ آجائے یعنی ابھی تک ان کا خدا زمین کا مالک اور بادشاہ نہین اس لیئے
ایسے خدا سے کیا امید ہو سکتی ہے سُنو اور سمجھو کہ بڑی معرفت یہی ہے کہ زمین کا ذرہ
ذرہ بھی ایسا ہی خدا کے قبضہ اقتدار مین ہے جیسا کہ آسمان کا ذرہ ذرہ خدا کی بادشاہت
مین ہے اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلی ہے زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلی
ہے بلکہ آسمان کی تجلی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اوس کا
مشاہدہ کیا مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلی ہے وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھون
سے نظر آرہی ہے ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولتمند ہو اپنی خواہش کے مخالف موت
کا پیالہ پیتا ہے پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلی ہے کہ جب حکم آجاتا
ہے کوئی اپنی موت کو ایک سکینڈ بھی روک نہین سکتا۔ ہر ایک خبیث اور نا قابل علاج
مرض جب دامنگیر ہوتی ہے تو کوئی طبیب ڈاکٹر اسکو دور نہین کر سکتا۔ پس غور کرو یہ کیسی
خدا کی بادشاہت کی زمین پر تجلی ہے جو اُسکے حکم ردّ نہین ہو سکتے۔ پھر کیونکر کہا جائے
کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہین بلکہ آئندہ کسی زمانہ مین آئیگی دیکھو اسی زمانہ مین خدا
کے آسمانی حکم نے طاعون کے ساتھہ زمین کو ہلا دیا تا اسکے مسیح موعود کے لئے ایک
نشان ہو پس کون ہے جو اسکی مرضی کے سوا اسکو دور کر سکے پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ
ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہین۔ ہان ایک بدکار قیدیون کی طرح اسکی زمین مین
زندگی بسر کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کبھی نہ مرے لیکن خدا کی سچی بادشاہت اُسکو
ہلاک کر دیتی ہے اور وہ آخر پنجہ ملک الموت مین گرفتار ہو جاتا ہے پھر کیونکر کہہ سکتے ہین
کہ ابھی تک خدا کی زمین پر بادشاہت نہین۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک
ساعت مین کروڑہا انسان مرجاتے ہین اور کروڑہا اوس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتی ہین
اور کروڑہا اوسکی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہین پھر کیونکر کہہ سکتے ہین

کہ ابہی تک زمین پر خدا کی بادشاہت نہین آسمانون پر تو صرف فرشتے رہتے ہین مگر زمین پر
آدمی بہی ہین اور فرشتے بہی جو خدا کے کارکن اور اسکی سلطنت کے خادم ہین جو انسانون
کے مختلف کامون کے محافظ چہوڑے گئے ہین اور وہ ہر وقت خدا کی اطاعت کرتے
ہین اور اپنی رپورٹین بہیجتے رہتے ہین پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ زمین پر خدا کی
بادشاہت نہین بلکہ خدا سب سے زیادہ اپنی زمینی بادشاہت سے ہی پہچانا گیا ہے کیونکہ
ہر ایک شخص خیال کرتا ہو کہ آسمان کا راز مخفی اور غیر مشہود ہے بلکہ حال کے زمانہ مین قریبًا تمام عیسائی
اور اُن کے فلاسفر آسمانون کے وجود کے ہی قایل نہین جن پر خدا کی بادشاہت کا
انجیلون مین سارا مدار رکہا گیا ہے مگر زمین تو فی الواقع ایک کرہ ہماری پاؤن کے نیچے ہے اور ہزارہا
قضا و قدر کے امور اسپر ایسے ظاہر ہو رہے ہین جو خود سمجہہ آتا ہے کہ یہ سب کچہہ تغیر و تبدل
اور حدوث اور فنا کسی خاص مالک کے حکم سے ہو رہا ہے پہر کیونکر کہا جائے کہ زمین پر
ابہی خدا کی بادشاہت نہین بلکہ ایسی تعلیم ایسے زمانہ مین جبکہ عیسائیون مین آسمانون
کا بڑے زور سے انکار کیا گیا ہے نہایت نامناسب ہے کیونکہ انجیل کی اس دعا مین تو
قبول کر لیا گیا ہے کہ ابہی زمین پر خدا کی بادشاہت نہین اور دوسری طرف تمام محققین
عیسائیون نے سچے دل سے یہ بات مان لی ہے یعنی اپنی تحقیقات جدیدہ سے فیصلہ
کر لیا ہے کہ آسمان کچہہ چیز ہی نہین اُن کا کچہہ وجود ہی نہین پس ماحصل یہ ہوا کہ خدا کی
بادشاہت نہ زمین مین ہے نہ آسمان مین آسمانون سے تو عیسائیون نے انکار کیا اور
زمین کی بادشاہت سے اُنکی انجیل نے خدا کو جواب دیا تو اب بقول ان کے خدا کے پاس
نہ زمین کی بادشاہت ہی نہ آسمان کی مگر ہمارے خدائے عزوجل نے سورۃ فاتحہ مین
نہ آسمان کا نام لیا نہ زمین کا نام اور یہہ کہکر حقیقت سے ہمین خبر دے دی کہ وہ
رب العالمین ہے یعنی جہان تک آبادیان ہین[*] اور جہان تک کسی قسم کی
مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح اُن سب کا پیدا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا
خدا ہے جو ہر وقت انکی پرورش کرتا ہے اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے

[*] دیکہو یہ لفظ رب العالمین کیسا جامع کلمہ ہے اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی مین آبادیان ہین تب بہی وہ آبادیان اس کلمہ کے نیچے آئین گی۔ منہ

اور تمام عالموں پر ہر وقت ہر دم اسکا سلسلۂ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا
کا جاری ہے۔ اور یاد رہے کہ سورہ فاتحہ مین فقرہ **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** سے
صرف یہ مراد نہین ہے کہ قیامت کو جزا سزا ہوگی بلکہ قران شریف مین بار بار اور صاف
صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازات کبریٰ کا وقت ہی مگر ایک قسم کی مجازات اِسی
دُنیا مین شروع ہے جسکی طرف آیۃ **یجعل لکم فرقانا** اشارہ کرتی ہے۔ اب یہ بات بھی سنو
کہ انجیل کی دعا مین تو ہر روزہ روٹی مانگی گئی ہے جیسا کہ کہا کہ ہماری روزانہ روٹی آج ہمین
بخش" مگر تعجب کہ جسکی ابھی تک زمین پر بادشاہت نہین آئی وہ کیونکر روٹی دیسکتا ہی
ابھی تک تو تمام کہیت اور تمام پہل نہ اُسکے حکم سے بلکہ خود بخود پکتے ہین اور خود بخود بارشین
ہوتی ہین اُسکا کیا اختیار ہے کہ کسیکو روٹی دے جب بادشاہت زمین پر آجائیگی تب
اُس سے روٹی مانگنی چاہئیے ابھی تو وہ ہر ایک قیمتی چیز سے بیدخل ہے جب اس جائداد
پر پورا قبضہ پائیگا تب کسیکو روٹی دے سکتا ہے اور اسوقت اس سے مانگنا بھی زیبا ہے
اور پہر اسکے بعد یہ قول کہ جس طرح ہم اپنے قرضدارون کو بخشتے ہین تو اپنے **قرض** کو ہمین
بخش دے اس صورت مین یہ بھی صحیح نہین ہے کیونکہ زمین کی بادشاہت ابھی اُسکو حاصل
نہین اور ابھی عیسائیون نے کچھہ اسکے ہاتہہ سے لیکر کہایا نہین تو پہر قرضہ کونسا ہوا۔ پس
ایسے تہیدست خدا سے قرضہ بخشوانے کی کچہہ ضرورت نہین اور نہ اس سے کچہہ خوف ہی کیونکہ
زمین پر ابھی اسکی بادشاہت نہین اور نہ اُسکی حکومت کا تازیانہ کوئی رعب بٹہلا سکتا ہے۔
کیا مجال کہ وہ کسی مجرم کو سزا دے سکے یا موسیٰ کے زمانہ کی نافرمان قوم کی طرح طاعون سے ہلاک
کر سکے یا قوم لوط کی طرح ان پر پتہر برسا سکے یا زلزلہ یا بجلی یا کسی اور عذاب سے نافرمانون کو
نابود کر سکے کیونکہ ابھی خدا کی **زمین پر بادشاہت نہین** پس چونکہ عیسائیون کا خدا ایسا
ہی کمزور ہے جیسا کہ اسکا **بیٹا** کمزور تہا اور ایسا ہی بیدخل ہے جیسا اسکا بیٹا بیدخل تہا تو
پہر اُس سے ایسی دعا مین مانگنا لاحاصل ہی کہ ہمین **قرض بخشدے** اُس نے کب قرض دیا تہا
جو بخشدے کیونکہ ابھی تک تو اسکی **زمین کی بادشاہت** نہین جبکہ اسکی زمین پر بادشاہت

ہی نہین تو زمین کی روئید گی اُسکے حکم سے نہین اور زمینی چیزین اسکی نہین بلکہ خود بخود ہی
ہین کیونکہ اوسکا زمین پر حکم نافذ نہین اور جبکہ زمین پر وہ فرمانروا اور بادشاہ نہین اور کوئی
زمینی آسائش اُسکے شاہانہ حکم سے نہین تو اُسکو سزا کا اختیار ہے نہ حق حاصل لہذا ایسا کمزور اپنا
خدا بنانا اور اس سے زمین پر رہکر کسی کارروائی کی امید رکھنا **حماقت** ہو کیونکہ ابھی اُسکی
زمین پر بادشاہی نہین۔ لیکن سورۃ فاتحہ کی دعا ہمین سکھلاتی ہے کہ خدا کو زمین پر ہر وقت وہی
اقتدار حاصل ہے جیساکہ اور عالمون پر اقتدار حاصل ہے اور سورۃ فاتحہ کے سر پر خدا کے
اُن کامل اقتداری صفات کا ذکر ہے جو دنیا مین کسی دوسری کتاب نے ایسی صفائی سے ذکر نہین
کیا جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ رحمان ہے وہ رحیم ہے وہ مالک یوم الدّین ہے پھر اس
سے دعا مانگنے کی تعلیم کی ہے اور دعا جو مانگی گئی ہے وہ مسیح کی تعلیم کردہ دعا کیطرح صرف
ہر روزہ روٹی کی درخواست نہین بلکہ جو جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے
اور اسکو پیاس لگادی گئی ہے وہ دعا سکھلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے اے ان کامل صفتون کے مالک
اور ایسے فیاض کہ ذرہ ذرہ تجھہ سے پرورش پاتا ہے اور تیری رحمانیت اور رحیمیت اور قدرت
جزا سزا سے تمتع اٹھاتا ہے تو ہمین گذشتہ راستبازون کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو انکو
دی ہے ہمین بھی دے اور ہمین بچا کہ ہم نافرمان ہوکر مورد غضب نہ ہو جائین اور ہمین بچا کہ
ہم تیری مدد سے بے نصیب رہکر گمراہ نہ ہو جاوین۔ آمین +

اب اس تمام تحقیقات سے انجیل کی دعا اور قرآن کی دعا مین فرق ظاہر ہو گیا کہ انجیل
تو خدا کی بادشاہت آنیکا ایک وعدہ کرتی ہے مگر قرآن بتلاتا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم مین
موجود ہے نہ صرف موجود بلکہ عملی طور پر تم پر فیض بھی جاری ہین غرض انجیل مین تو صرف ایک وعدہ
ہی ہے مگر قرآن نہ محض وعدہ بلکہ قائم شدہ بادشاہت اور اسکے فیوض کو دکھلا رہا ہے اب قرآن
کی فضیلت اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس خدا کو پیش کرتا ہے جو اسی زندگی دنیا مین راستبازون
کا منجی اور آرام وہ ہے اور کوئی نفس اُسکے فیض سے خالی نہین بلکہ ہر ایک نفس پھر جب

اُسکی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کا فیض جاری ہے مگر انجیل اُس خدا کو پیش کرتی ہو جا ابھی
اُسکی بادشاہت دُنیا مین نہین آئی صرف وعدہ ہے اب سوچ لو کہ عقل کس کو قابل پیروی سمجھتی
ہے۔ حافظ شیرازی نے سچ کہا ہے ؎

مرید پیر مغانم زمن مرنج اے شیخ ؛ چراکہ وعدہ تو کردی واو بجا آورد

اور انجیلون مین حلیمون۔غریبون۔مسکینون کی تعریف کی گئی ہے اور نیز انکی تعریف جو ستائی
جاتی ہین اور مقابلہ نہین کرتے مگر قرآن صرف یہی نہین کہتا کہ تم ہر وقت مسکین بنے رہو اور
شر کا مقابلہ نہ کرو بلکہ کہتا ہے کہ حلم اور مسکینی اور غربت اور ترک مقابلہ اچھا ہی مگر اگر بے محل استعمال کیا جائے
تو برا ہے پس تم محل اور موقع کو دیکھ کر ہر ایک نیکی کرو کیونکہ وہ نیکی بدی ہے جو محل اور موقع کے برخلاف ہے
جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ بہت کسقدر عمدہ اور ضروری چیز ہے لیکن اگر وہ بیموقع ہو تو وہی تباہی کا موجب ہو جاتا
ہے تم دیکھتے ہو کہ ایک ہی سرد غذا یا گرم غذا کی مداومت سے تمہاری صحت قایم نہین سکتی بلکہ صحت تبھی
قایم رہیگی کہ جب موقع اور محل کے موافق تمہارے کہانے اور پینے کی چیزون مین تبدیلی ہوتی رہے
پس درشتی اور نرمی اور عفو اور انتقام اور دعا اور بددعا اور دوسرے اخلاق مین جو تمہارے
لیئے مصلحت وقت ہے وہ بہی اسی تبدیلی کو چاہتی ہے اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو لیکن نہ
بے محل اور بے موقع اور ساتھہ اس کے یہ بہی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھہ
نفسانی اغراض کی کوئی زہر یلی آمیزش نہین وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہین سو تم
ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششون سے حاصل نہین کر سکتے جبتک تم کو اوپر سے
وہ اخلاق عنایت نہ کیئے جائین اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا
حصہ نہین پاتا وہ اخلاق کے دعوی مین جہوٹا ہے اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے
اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشون کے وقت ظاہر ہوتا ہے سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو
جو اُس کیچڑ اور اُس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم مین سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے
یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازون کا معجزہ ہے جن مین کوئی غیر شریک نہین کیونکہ وہ جو خدا

میں عو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لیئے اُن کیلئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں سوم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو ٹھٹھا ہنسی کینہ وری گندہ زبانی لالچ جھوٹھ بدکاری بدنظری بدخیالی دنیا پرستی تکبر۔ غرور۔ خود پسندی۔ شرارت۔ کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ آسمان سے تمہیں ملیگا۔ جبتک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کیطرف کھینچکر لیجائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں اس حالتمیں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اُترتی ہے تمہارا سونہہ نیکی اور راستبازی کیطرف پھیر دے سو تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ اسی سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پورانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

سورۃ فاتحہ نری تعلیم ہی نہیں بلکہ اسمیں ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چاروں صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین یعنی اقتدار جزا و سزا کا ذکر کرکے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اس کے بعد کی آیتوں میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ خدایا ایسا کر کہ گذشتہ راستباز نبیوں رسولوں کے ہم وارث ٹھہرائے جائیں اُنکی راہ ہم پر کھولی جائے اُنکی نعمتیں ہمکو دی جائیں خدایا ہمیں اُس سے بچا کہ ہم اُس قوم میں سے ہو جائیں جن پر دُنیا میں ہی تیرا عذاب نازل ہوا یعنے یہود جو حضرت عیسیٰ مسیح کے وقت میں تھی جو طاعون سے ہلاک کی گئی۔ خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اُس قوم میں سے ہو جائیں جن کے شامل حال تیری رہنمائی نہ ہوئی اور وہ گمراہ ہو گئی یعنے نصاریٰ اس دعا میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے صدق و صفا کی وجہ سے پہلے

نبیوں کے وارث ہو جائینگے اور نبوت اور رسالت کی نعمتین پائینگے اور بعض ایسے
ہونگے کہ وہ یہودی صفت ہو جائینگے جن پر دنیا مین ہی عذاب نازل ہوگا اور بعض ایسے ہونگے
کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لینگے۔ کیونکہ خدا کی کلام مین یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب ایک قوم کو
ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض انمین سے ایسے ہوتے ہین کہ خدا کے علم مین اُس کام
کے مرتکب ہونیوالے ہوتے ہین اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لیتے
ہین ابتدائے دنیا سے اخیر تک جس قدر خدا نے کتابین بھیجین اُن تمام کتابون مین خدا تعالی کی
یہ قدیم سنت ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے منع کرتا ہے یا ایک کام کی رغبت دیتا
ہے تو اُسکے علم مین یہ مقدر ہوتا ہے کہ بعض اُس کام کو کرینگے اور بعض نہین۔ پس یہ سورت
پیشگوئی کر رہی ہے کہ کوئی فرد اس امت مین سے کامل طور پر نبیون کے رنگ مین ظاہر ہوگا تا وہ
پیشگوئی جو آیت صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہو جائے
اور کوئی گروہ اُن مین سے اُن یہودیون کے رنگ مین ظاہر ہوگا جن پر حضرت عیسی نے لعنت کی تھی اور
وہ عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے تھے تا وہ پیشگوئی جو آیت غیر المغضوب علیہم سے مستنبط ہوتی ہے
ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ ان مین سے عیسائیون کے رنگ مین ہو جائیگا عیسائی بنجائیگا
جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شراب خواری اور اباحت اور فسق و فجور کے بے نصیب ہوگئے
تا وہ پیشگوئی جو آیت ولا الضالین سے مترشح ہو رہی ہے ظاہر ہو جائے۔ اور چونکہ یہ بات
مسلمانون کے عقیدہ مین داخل ہے کہ آخری زمانہ مین ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی
صفت ہو جائینگے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات مین بھی یہ پیشگوئی موجود
ہے اور صدہا مسلمانون کا عیسائی ہو جانا یا عیسائیون کی سی بے قید اور آزاد زندگی
اختیار کرنا خود مشہود اور محسوس ہو رہا ہے بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے
ایسے ہین کہ وہ عیسائیون کی طرز معاشرت پسند کرتے ہین اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور
حلال و حرام کے احکام کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور یہ دونون فرقے یہودی صفت،

اور عیسائی صفت اس ملک مین پہیلے ہوئے نظر آتے ہین سو یہ دو پیشگوئیان سورۃ فاتحہ کی تو تم پوری
ہوتی دیکھ چکے ہو اور بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہو کہ کس قدر مسلمان یہودی صفت اور کسقدر عیسائیون
کے لباس مین ہین۔ تو اب تیسری پیشگوئی خود ماننے کے لائق ہے کہ جیسا کہ مسلمانون نے
یہودی عیسائی بننے سے یہود و نصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا ایسا ہی انکا حق تہا کہ بعض افراد انکے
ان مقدس لوگون کے مرتبہ اور مقام سے بہی حصہ لین جو بنی اسرائیل مین گذر چکے ہین یہ خدا تعالےٰ
پر بدظنی ہے کہ اس نے مسلمانون کو یہود و نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹہرا دیا ہے یہان تک کہ انکا
نام یہود بہی رکہہ دیا مگر انکے رسولون اور نبیون کے مراتب مین سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا
پہر یہ امت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی بلکہ شر الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا مگر نیکی کا نمونہ
نہ ملا۔ کیا ضرور نہین کہ اس امت مین بہی کوئی نبیون اور رسولون کے رنگ مین نظر آوے جو بنی اسرائیل
کے تمام نبیون کا وارث اور انکا ظل ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس امت مین اس
زمانہ مین ہزارہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزارہا عیسائی مذہب مین داخل کرے مگر
ایک شخص بہی ایسا ظاہر نہ کرے جو انبیاء گذشتہ کا وارث اور انکی نعمت پانیوالا ہو تا پیشگوئی
جو آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے
وہ بہی ایسی ہی پوری ہو جائے جیسا کہ یہودی اور عیسائی ہونیکی پیشگوئی پوری ہو گئی اور جس
حالت مین اس امت کو ہزارہا برے نام دیئے گئے ہین اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہود ہو جانا بہی انکے نصیب مین ہے تو اس صورت مین خدا کے فضل کا خود یہ مقتضا
ہونا چاہیئے تہا کہ جیسے گذشتہ نصاریٰ سے انہون نے بری چیزین لین اسی طرح وہ نیک چیز کے
بہی وارث ہون اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ مین آیت اھدنا الصراط المستقیم
مین بشارت دی کہ اس امت کے بعض افراد انبیاء گذشتہ کی نعمت بہی پائین گے نہ یہ کہ نرے
یہودی بنین یا عیسائی بنین اور ان قومون کی بدی تو لے لین مگر نیکی نہ لے سکین۔ اسی
کی طرف سورۃ تحریم مین بہی اشارہ کیا ہے کہ بعض افراد امت کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ

مریم صدیقہ سے مشابہت رکھتے ہیں جس نے پارسائی اختیار کی تب اسکے رحم میں عیسیٰ کی روح پہونکی گئی اور عیسیٰ اس سے پیدا ہوا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ اس امت میں ایک شخص ہو گا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اسکو ملیگا پہر اسمیں عیسیٰ کی روح پہونکی جاویگی تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئیگا یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کیطرف منتقل ہو جائیگا گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح وہ ابن مریم کہلائیگا جیسا کہ براہین احمدیہ میں اول میرا نام مریم رکہا گیا اور اسی کیطرف اشارہ ہے الہام صفحہ ۲۴۱ میں اور وہ یہ ہے کہ انّٰی لکِ ھٰذا یعنے اے مریم تو نے یہ نعمت کہاں سے پائی؟ اور اسی کیطرف اشارہ ہے صفحہ ۲۲۶ میں یعنے اس الہام میں کہ ھُزّی الیکِ بجذعِ النخلۃ یعنے اے مریم کہجور کے تنہ کو ہلا۔ اور پہر اسکے بعد صفحہ ۴۹۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ نفخت فیک من لدنی روح الصدق یعنے اے مریم تو مع اپنے دوستوں کے بہشت میں داخل ہو میں نے تجہہ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پہونک دی خدا نے اس آیت میں میرا نام روح الصدق رکہا۔ یہ اس آیت کے مقابل پر ہے کہ فنفخنا فیہ من روحنا پس اسجگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی جسکا نام روح الصدق ہے پہر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تہا اسکی پیدا ہونیکے بارہ میں یہ الہام ہوا یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکہا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہو گیا جسکے روح کا نفخ صفحہ ۴۹۶ میں ظاہر کیا گیا تہا۔ پس اس لحاظ سے میں عیسیٰ بن مریم کہلایا کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی دیکھو صفحہ ۴۹۶ اور صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہو گا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائیگا اور پہر بعد اسکے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پہونک دیجائیگی

پس وہ مریمیت کے رحم مین ایک مدت تک پرورش پاکر عیسٰی کی روحانیت مین تولد پائیگا
اور اس طرح پر وہ عیسٰے بن مریم کہلائیگا یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ مین ہے جو قرآن شریف
یعنے سورۃ تحریم مین اس زمانہ سے تیرہ ۱۳۰۰ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے اور پہر براہین احمدیہ مین
سورۃ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرما دی ہے۔ قرآن شریف موجود ہے
ایک طرف قرآن شریف کو رکہو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پہر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے
سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورۃ تحریم مین تھی یعنے یہ کہ اس امت مین بہی کوئی فرد مریم کہلائیگا اور پہر
مریم سے عیسٰی بنایا جائیگا گویا اسمین سے پیدا ہوگا وہ کس رنگ مین براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری
ہوئی کیا یہ انسان کی قدرت ہے کیا یہ میرے اختیار مین تہا اور کیا مین اسوقت موجود تہا جبکہ قرآن
شریف نازل ہو رہا تہا تا مین عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانے کیلئے کوئی آیت اتاری جائے
اور اس اعتراض سے بھی سبکدوش کیا جائے کہ تمہین کیوں ابن مریم کہا جاتا ہے اور کیا آج سے بیس
بائیس ۲۲ برس پہلے بلکہ اس سے بہی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تہا کہ مین اپنی طرف سے الہام
تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چلکر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی
طرح مجھ مین بھی عیسٰے کی روح پہونکی گئی اور پہر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ مین یہ لکھ دیتا کہ
اب مین مریم مین سے عیسٰے بنگیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل
نہین یہ باریک اور دقیق حکمتین انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہین اگر براہین احمدیہ
کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو مین اوسی
براہین احمدیہ مین یہ کیوں لکھتا کہ عیسٰی مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئیگا۔ سو چونکہ خدا
جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی اس لیئے گو اُس نے

براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ مین میرا نام مریم رکھا پہر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے
دو برس تک صفت مریمیت مین مینے پرورش پائی اور پردہ مین نشو و نما پاتا رہا پہر جب اُس پر دو برس
گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ مین درج ہے مریم کی طرح عیسٰی کی روح

مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد

جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھیرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر خفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی مگر مجھے اُس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی اسی واسطے مینے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو وہ..... لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لیئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جبتک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آئے مگر جب وقت آگیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے تب مینے معلوم کیا کہ میرے اس دعوےٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وہی دعوےٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ مینے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار مین شائع کیا ہے یا نہیں لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو مینے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اُس زمانہ کا ہے جب کہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فاجاءھا المخاض الیٰ جذع النخلۃ قالت یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے درد زہ تنہ کھجور کیطرف لے آئی یعنے عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا یہ اس شور کیطرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوےٰ کی برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا

تب اُس وقت جو کرب اور قلق نا سمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اس کا حق جلّہٗ
خداتعالیٰ نے نقشہ کھینچدیا ہے اور اسکے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا لقد جئت شیئًا
فریًّا* ماکان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیًّا اور پھر اس کے
ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ مین موجود ہے اور وہ یہ ہے الیس اللّٰہ بکافٍ
عبدہٗ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرًا مقضیا۔ قول الحق الذی
فیہ تمترون۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶ سطر ۱۲ و ۱۳۔ (ترجمہ) اور لوگون نے
کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا مکروہ اور قابل نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دور ہے تیرا
باپ اور تیری مان تو ایسے نہ تھے مگر خدا ان تہمتون سے اپنے بندہ کو بری کریگا اور ہم
اُسکو لوگون کیلئے ایک نشان بناوینگے اور یہ بات ابتدا سے مقدر تھی اور ایسا ہی ہونا
تھا یہ عیسےٰ بن مریم ہے جسمین لوگ شک کر رہے ہین یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین
احمدیہ کی عبارتین ہین اور یہ الہام اصل مین آیات قرآنی ہین جو حضرت عیسیٰ اور اُن کی مان کے
متعلق ہین۔ اِن آیتون مین جس عیسےٰ کو لوگون نے ناجایز پیدایش کا انسان قرار دیا ہی
اُسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اُسکو اپنا نشان بنائینگے اور یہی عیسےٰ ہے جسکی انتظار
تھی اور الہامی عبارتون مین مریم اور عیسےٰ سے مین ہی مراد ہون میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم
اس کو نشان بنادینگے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسےٰ بن مریم ہے جو آنیوالا تھا جسمین لوگ شک کرینگے
مین یہی حق ہے اور آنیوالا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے جو خدا کے اسرار کو نہین سمجھتے اور صورت
پرست ہین حقیقت پر اُنکی نظر نہین۔

* نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ مین فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت
رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعوے مسیح موعود ہونیکی کسی نے انکو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ انکے والد صاحب بہت اچھے
آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا انکا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کامون سے دور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا
ایسا ہی بعضون نے کہا کہ تُو نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔ منہ

یہ بہی یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ اور جس طرح انجیل کی دعا میں روٹی مانگی گئی ہے اس دعا میں خدا تعالی سے وہ تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دیگئی تہیں یہ مقابلہ بہی قابل نظارہ ہے اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا سامان بہت کچھ ملگیا ہے اسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قبول ہو کر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹہرائے گئے اور در اصل مسیح موعود کا اس امت میں سے پیدا ہونا یہ بہی اسی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی مماثلت کا حصہ لیا ہے مگر اس امت کا مسیح موعود کہلے کہلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ آجائے اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہریک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے یہانتک کہ اس ابن مریم پر ابتلا بہی اسرائیلی ابن مریم کیطرح آئے۔ اول جیسا کہ عیسی ابن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا اسی طرح یہ مسیح بہی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا اور جیسا کہ عیسے ابن مریم کی پیدائش پر بہت شور اوٹہا اور اندہے مخالفوں نے مریم کو کہا لقد جئت شیئا فریا اسی طرح اس جگہ بہی کہا گیا اور شور قیامت مچایا گیا اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفوں کو عیسے کی نسبت یہ جواب دیا ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا یہی جواب خدا تعا نے میری نسبت براہین احمدیہ میں روحانی وضع حمل کے وقت جو استعارہ کے رنگ میں تہا مخالفوں کو دیا اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اسکو نابود نہیں کر سکتے میں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤنگا اور ایسا ہونا ابتدا سے مقدر تہا۔ اور پہر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسی پر فتوی تکفیر کا لگایا اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا اور دوسرے فاضلوں نے اسپر فتوی

دیا یہان تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے ۔ انہون نے حضرت عیسے پر تکفیر کی مہرین لگادین یہی معاملہ مجھہ سے ہوا اور پھر جیساکہ اُس تکفیر کے بعد حضرت عیسے کی نسبت کیگئی تھی انکو بہت ستایا گیا سخت سخت گالیان دی گئین تھین ہجو اور بدگوئی مین کتابین لکھی گئی تھین یہی صورت اس جگہ پیش آئی گویا اٹھارہ ۱۸۰۰ سو برس کے بعد وہی عیسے پھر پیدا ہو گیا اور وہی یہودی پھر پیدا ہو گئے ۔ آہ یہی معنی تو اس پیشگوئی کے تھے کہ غیر المغضوب علیہم جو خدا نے پہلے سے سمجھا دیا تھا مگر ان لوگون نے صبر نہ کیا جبتک یہودیون کیطرح مغضوب علیہم نہ بن گئے اس مماثلت کی ایک اینٹ تو خدا نے اپنے ہاتھہ سے لگادی کہ مجھے عین چودھوین صدی کے سر پر جیساکہ مسیح ابن مریم چودھوین صدی کے سر پر آیا تہا مسیح الاسلام کرکے بھیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکھلا رہا ہے اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت

---

* حاشیہ حضرت عیسے علیہ السلام کیوقت مین یہودی اگرچہ بہت فرقے تھے مگر جو حق پر سمجھے جاتے تھے وہ دو فرقے ہو گئے تھے (۱) ایک وہ جو توریت کے پابند تھے اُسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے (۲) دوسرا فرقہ اہلحدیث تہا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے یہ اہل حدیث اسرائیلی بلاد مین بہت پھیل گئے تھے اور ایسی ایسی حدیثون پر عمل کرتے تھے جو اکثر توریت کی معارض اور نقیض تھین اور انکی یہ حجت تھی کہ بعض مسائل شرع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانون مجازات کے مسائل توریت سے ملتے نہین ہین ان پر حدیثون کی رو سے اطلاع ہوتی ہے اور حدیث کی کتاب کا نام طالمود تہا اور اسمین ہر ایک نبی کے زمانہ کی حدیثین تھین یہ حدیثین مدت تک ہاتھی رہین اور مدت کے بعد قلمبند ہوئین اسلئے انمین کچھہ موضوعات کا حصہ بھی ملگیا تہا اور بباعث اسکے کہ اسوقت یہودیون کے تہتر ۷۳ فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک فرقہ اپنی اپنی حدیثین جدا جدا رکھتا تہا اور محدثین نے توریت کی طرف توجہ چھوڑ دی تھی اکثر حدیثون پر عمل تہا اور توریت گویا متروک اور مہجور کیطرح تھی اگر حدیث کے مطابق ہی تو اسکو مانا ورنہ اسکو رد کیا ۔ پس اس زمانہ میں حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکے مخاطب خاص طور پر اہل حدیث ہی تھے جو توریت سے زیادہ حدیثون کی عزت کرتے تھے اور نبیون کے نوشتون

عذاب تھا نعوذ باللہ ۔ منہ

نہین کہ اُن کا مقابلہ کرے اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے یہ تو وہ بنیادی اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہیگا وہ توڑ نہین سکیگا مگر یہ اینٹ جب اس پر پڑیگی تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہاتھہ خدا کا ہے اور دوسری اینٹ میرے مخالفون نے طیار کر کے اسکے مقابل پر رکھدی کہ میرے مقابل پر وہ کام کئیے جو اس وقت کے یہودیون نے کئیے تھے یہانتک کہ میرے ہلاک کرنیکے لئے ایک خون کا مقدمہ بہی بنایا گیا جسکی میرے خدا نے مجھے پہلے خبر دیدی تھی وہ مقدمہ جو میرے پر بنایا گیا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مقدمہ سے بہت سخت تہا کیونکہ حضرت عیسیٰ پر جو مقدمہ کیا گیا اسکی بنا محض ایک مذہبی اختلاف پر تہی جو حاکم کے نزدیک ایک خفیف بات تہی بلکہ کچھہ بہی نہ تہی مگر میرے پر جو مقدمہ کہڑا کیا گیا وہ اقدام قتل کا دعویٰ تہا اور جیسا کہ مسیح کے مقدمہ مین یہودی مولویون نے جا کر گواہی دی تہی ضرور تہا کہ اس مقدمہ مین بہی کوئی مولویون مین سے گواہی دیتا اِسلئے اس کام کے لئے خدا نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو انتخاب کیا اور وہ ایک بڑا لمبا جُبہ پہن کر گواہی کے لئے آیا اور جیسا کہ سردار کاہن مسیح کو صلیب دلانیکے لئے عدالت مین گواہی دینے کے لئے آیا تہا یہ بہی موجود ہوئے صرف فرق اس قدر تہا کہ سردار کاہن کو پیلاطوس کی عدالت مین کرسی ملی تہی کیونکہ یہودیون کے معزز بزرگون کو گورنمنٹ رومی مین کرسی ملتی تہی اور بعض انمین سے آنریری مجسٹریٹ بہی تہے اِسلئے اس سردار کاہن نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی پائی اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کہڑا تہا۔ لیکن میرے مقدمہ مین اسکے برعکس ہوا یعنی یہ کہ برخلاف دشمنون کی امیدون کے کپتان ڈگلس نے جو پیلاطوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تہا مجھے کرسی دی اور یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطس کی نسبت زیادہ با اخلاق ثابت ہوا کیونکہ عدالت کے امر مین وہ دلیری اور استقامت سے عدالت کا پابند رہا اور بالائی سفارشون کی اوس نے کچھہ بہی پروانہ کی اور قومی اور مذہبی خیال نے بہی اسمین کچھہ تغیر پیدا نہ کیا اور اسنے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ

نمونہ دکھایا کہ اگر اسکے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بیجا نہ ہوگا عدالت
ایک مشکل امر ہے جبتک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہوکر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے
تبتک اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہیں کرسکتا مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں کہ اس
پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تہا اس فرض کو
اچھے طور پر ادا نہیں کرسکا اور اسکی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکالیف کا نشانہ بنایا یہ فرق
ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے جبتک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت
لاکہوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کیسا تہہ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ
رہیگا اور یہ اسکی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اُسی کو چُنا۔ ایک حاکم کے لئے کس قدر
یہ امتحان کا موقعہ ہے کہ دو فریق اسکے پاس آویں کہ ایک انہیں سے اسکے مذہب کا مشنری ہے
اور دوسرا فریق وہ ہے جو اسکے مذہب کا مخالف ہے اور اُسکے پاس بیان کیا گیا ہے کہ
وہ اُسکے مذہب کا سخت مخالف ہے لیکن اس بہادر پیلاطوس نے اس امتحان کو بڑے
استقلال سے برداشت کرلیا اور اسکو ان کتابوں کے مقام دکہلائے گئے جنمیں کم فہمی سے عیسائی مذہب کی
نسبت سخت الفاظ سمجھے گئے تہے اور ایک مخالفانہ تحریک کیگئی تھی مگر اسکے چہرہ پر کچھہ تغیر پیدا نہوا
کیونکہ وہ اپنی روشن کانشنس کیوجہ سے حقیقت تک پہنچ گیا تہا اور چونکہ اُسنے مقدمہ کی اصلیت
کو سچے دل سے تلاش کیا اسلئے خدا نے اسکی مدد کی اور اُسکے دل پر سچائی کا الہام کیا اور اسپر
واقعی حقیقت کہولی گئی اور وہ اس سے بہت خوش ہوا کہ عدل کی راہ اوسکو نظر آگئی اس نے
مجھے محض عدل کے لحاظ سے مدعی کے مقابل پر کرسی دی اور جب مولوی محمد حسین جو سردار
کاہن کیطرح مخالفانہ گواہی کے لئے آیا تہا مجھے کرسی پر بیٹھا ہوا پایا اور جس ذلت کو دیکھنے
کے لئے میری نسبت اسکی آنکھہ شوق رکھتی تھی اُس ذلت کو اُس نے نہ دیکھا تب مساوات
کو غنیمت سمجھہ کر وہ بھی اُس پیلاطوس سے کرسی کا خواہشمند ہوا مگر اُس پیلاطوس نے اُسے
ڈانٹا اور تہور سے کہا کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی ہمارے دفتر میں
تمہاری کرسی کے لئے کوئی ہدایت نہیں۔ اب یہ فرق بھی غور کے لائق ہے کہ پہلے پیلاطوس

نے یہودیوں سے ڈر کر ان کے بعض معزز گواہوں کو کرسی دیدی اور حضرت مسیح کو جو مجرم
کے طور پر پیش کئے گئے تھے کھڑا رکھا حالانکہ وہ سچے دل سے مسیح کا خیر خواہ تھا بلکہ مریدوں
کی طرح تھا اور اسکی بیوی مسیح کی خاص مرید تھی جو ولی اللہ کہلاتی ہے لیکن خوف نے
اس سے یہاں تک حرکت صادر کرائی کہ ناحق بیگناہ مسیح کو یہودیوں کے حوالہ کردیا میری
طرح کوئی خون کا الزام نہ تھا صرف معمولی طور پر مذہبی اختلاف تھا لیکن وہ رومی پیلاطوس
دل کا قوی نہ تھا اس بات کو سن کر ڈر گیا کہ قیصر کے پاس اسکی شکایت کی جائیگی۔ اور
پھر ایک اور مماثلت پہلے پیلاطوس اور اس پیلاطوس میں یاد رکھنے کے لائق ہے کہ
پہلے پیلاطوس نے اسوقت جو مسیح ابن مریم عدالت میں پیش کیا گیا یہودیوں کو کہا تھا
کہ میں اس شخص میں کوئی گناہ نہیں دیکھتا ایسا ہی جب آخری مسیح اس آخری پیلاطوس
کے روبرو پیش ہوا اور اس مسیح نے کہا کہ مجھے چند روز تک جواب کے لئے مہلت دینی
چاہئے کہ مجھ پر خون کا الزام لگایا جاتا ہے تب اس آخری پیلاطوس نے کہا کہ میں آپ پر
کوئی الزام نہیں لگاتا یہ دونوں قول دونوں پیلاطوسوں کے بالکل باہم مشابہ ہیں اگر فرق
ہے تو صرف اس قدر ہے کہ پہلا پیلاطوس اپنے اس قول پر قایم نہ رہ سکا اور جب اسکو
کہا گیا کہ قیصر کے پاس تیری شکایت کرینگے تو وہ ڈر گیا اور حضرت مسیح کو اس نے عمداً خونخوار
یہودیوں کے حوالہ کردیا گو وہ اس سپردگی سے غمگین تھا اور اسکی عورت بھی غمگین تھی۔
کیونکہ وہ دونوں مسیح کے سخت معتقد تھے لیکن یہودیوں کا سخت شور و غوغا دیکھ کر بزدلی
اسپر غالب آگئی ہاں البتہ پوشیدہ طور پر اس نے بہت سعی کی کہ مسیح کی جان کو صلیب
سے بچایا جاوے اور اس سعی میں وہ کامیاب بھی ہو گیا مگر بعد اسکے کہ مسیح صلیب پر چڑہایا
گیا اور شدت درد سے ایک ایسی سخت غشی میں آگیا کہ گویا وہ موت ہی تھی۔ بہر حال
پیلاطوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان بچ گئی اور جان بچنے کے لئے پہلے سے
مسیح کی دعا منظور ہو چکی تھی۔ دیکھو عبرانیاں باب ۵ آیت ۷۔ * بعد اسکے مسیح اس زمین سے پوشیدہ
طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار

* مسیح نے بطور پیشگوئی خود یہی کہا کہ بجز یونس کے نشان کے اور کوئی نشان دکہایا نہیں جائیگا مسیح نے اپنے اس قول میں یہ

ہیں اسکی قبر ہے یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تہا لیکن تاہم اُس پہلے پیلاطوس کی کارروائی بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تہی اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کر کے کہ مین اس شخص کا کوئی گناہ نہین دیکہتا مسیح کو چہوڑ دیتا تو اس پر کچہہ مشکل نہ تہا اور وہ چہوڑنے پر قادر تہا مگر وہ قیصر کی دہائی سُن کر ڈر گیا لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریون کے ہجوم سے نہ ڈرا حالانکہ اس جگہ بہی قیصرہ کی بادشاہی تہی لیکن یہ قیصرہ اُس قیصر سے بدرجہا بہتر تہی اسلئے کسی کے لئے ممکن نہ تہا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چہوڑانیکے لئے قیصرہ سے ڈراوے بہر حال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منصوبہ اُٹہایا گیا تہا اور میرے مخالف اور ساری قومون کے سرگروہ جمع ہو گئے تہے مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کر کے دکہلایا کہ جو اس نے مجہے مخاطب کر کے کہا تہا کہ مین تم پر خون کا الزام نہین لگاتا سو اس نے مجہے بہت صفائی اور مردانگی سے بری کیا اور پہلے پیلاطوس نے مسیح کے بچانے کیلئے حیلون سے کام لیا مگر اس پیلاطوس نے جو کچہہ عدالت کا تقاضا تہا اُس طور سے اس تقاضا کو پورا کیا جسمین بزدلی کا رنگ نہ تہا جس دن یہ بہی ہوا اُس دن اس عدالت مین بکنی فوج کا ایک چور بہی پیش ہوا یہ اِسلئے وقوع مین آیا کہ پہلے مسیح کے ساتہہ بہی ایک چور تہا لیکن اس آخری مسیح کے ساتہہ کے چور کو جو پکڑا گیا اُس پہلے چور کی طرح جو پہلے مسیح کے ساتہہ پکڑا گیا صلیب پر نہین چڑہایا اور نہ اسکی ہڈیان توڑی گئین بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی *

اب پہر ہم اپنے بیان کیطرف رجوع کر کے لکہتے ہین کہ سورۃ فاتحہ مین اِس قدر حقایق و دقایق و معارف جمع ہین کہ اگر اُن سب کو لکہا جائے تو وہ باتین ایک دفتر مین بہی ختم نہین ہو سکتین اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکہئے کہ جو اس سورہ میں سکہائی گئی ہے یعنے اهدنا الصراط المستقیم یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکہتی ہے جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی بہی ایک کنجی ہے ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہین پا سکتے اور نہ اُسکے فوائد سے منتفع ہو سکتے ہین جبتک کہ ہمین اسکے پانیکے لئے ایک مستقیم راہ نہ ملے دنیا کی حقیقت

مشکل اور پیچیدہ امور میں خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ داریوں کے متعلق ہوں اور خواہ سپہ گری اور جنگ وجدال سے تعلق رکھتے ہوں اور خواہ طبعی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہوں اور خواہ صناعت طبابت کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت کے متعلق ان تمام امور میں کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے جبتک کہ انکے بارہ میں ایک مستقیم راہ نہ ملے کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہئیے اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات کے وقت میں یہی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اس مشکل سر بستہ کے بارہ میں ایک لمبے وقت تک رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا ہو کہ اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کام کو چلانا اس بات کو چاہتا ہے کہ اس کام کے لئے راہ نکل آوے پس دنیا اور دین کی اغراض کیلئے اصل عارہ نکالنے کی دعا ہے جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھ میں آجائے تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کیلئے ایک راہ رکھی ہے مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک علاج نہیں ہوسکتا جب تک اس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے کہ دل فتوے دیدے کہ اس راہ میں کامیابی ہوگی بلکہ کوئی انتظام دنیا میں ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو پس راہ کا طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھ میں لینے کے لئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اسی لئے دوسری سورۃ میں جو سورۃ البقر ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا ہے۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنے انعام پانے کی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہیں؎ پس یہ دعا یعنے دعا اھدنا الصراط المستقیم ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ مشکلات دینی اور دنیوی کے وقت میں اول جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہی وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کیلئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی

؎ سورۃ فاتحہ میں راہ راست کیلئے دعا کی گئی اور دوسری سورۃ میں گویا وہ دعا قبول ہو کر راہ راست بتلائی گئی ہے۔ منہ

راہ ڈھونڈ ہے جس سے باسانی اس مطلب تک پہنچ سکے - اور دل یقین سے بہرجائے شکوک سے نجات ہو لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خداجوئی کی راہ اختیار نکریگا اُسکا مقصد تو روٹی ہے جب روٹی ملگئی تو پہر اسکو خدا سے کیا غرض یہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بناتا ہے انکے گلنے پڑگیا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح ابن مریم مین دوسرون کی نسبت کیا زیادتی تہی جس سے اسکی خدائی کا خیال آیا معجزات مین پہلے اکثر نبی اس سے بڑھکر تہے جیساکہ موسیٰ اور الیسع اور ایلیا نبی اور مجہے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ مین ہوتا تو وہ کام جو مین کرسکتا ہون وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجہ سے ظاہر ہورہے ہین وہ ہرگز دکہلا نہ سکتا* اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجہ پر پاتا - جبکہ مین ایسا ہون تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے اُس پاک رسول کا جسکی غلامی کیطرف مین منسوب کیا گیا -

ذٰلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء اِس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہین جاتا خدا جو چاہے کرے جو اسکے ارادہ کے مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد مین نامرادی نہین بلکہ مرکر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا - ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا - مبارک وہ جس نے مجہے پہچانا مین خدا کی سب راہون مین سے آخری راہ ہون - اور مین اسکے سب نورون مین سے آخری نور ہون - بدقسمت ہے وہ جو مجہے چہوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے *

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانون کو دیا گیا ہے **سنت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیان جو آپنے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کیلئے کرکے دکہلائین مثلاً قرآن شریف مین بظاہر نظر پنجگانہ نمازون کے رکعات معلوم نہین ہوتین کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتون مین کس کس تعداد پر لیکن سنت نے سب کچہ کہول دیا ہے یہ دہوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑہ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کیساتھ ہی وجود تہا مسلمانون پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری

* بحث اتھم کتاب بنا کر پیشگوئی انی مہین من اراد اھانتک کا نشانہ بنگیا فاعتبروا یا اولی الابصار - منہ

کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے
قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنت یعنی عملی
کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا
حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا* کیا جب
تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا
حلال و حرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت
سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا
فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا
گیا وہ اس موقعہ پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی
نسبت کہا مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا
کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ
کا فعل اور حدیث سنت کیلئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث
قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ
پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے قرآن اور سنت
نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے حدیث قرآن پر کیسی قاضی ہو سکتی
ہے قرآن اور سنت اُس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جبکہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا
پس مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کیلئے تائیدی گواہ
ہے البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے اور سنت سے وہ راہ مراد ہے
جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا سنت اُن باتوں کا نام
نہیں ہے جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور

* اہل حدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں ہمیں انکی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں دراصل سنت الگ ہے جسکی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی۔ منہ

سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نہایت مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزارہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ہان حدیث بہی اگرچہ اکثر حصہ اُسکا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن وسنت تمسک کے لایق ہے اور موید قرآن وسنت ہے اور بہت سے اسلامی مسایل کا ذخیرہ اسکے اندر موجود ہے پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے ہان اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لایق نہین ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہین رد کرنا پڑتا ہے اور مین جانتا ہون کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہین کریگا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکہے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثون کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہین بہرحال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اُٹہاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہین اور جبتک قرآن اور سنت انکی تکذیب نہ کرے تم بہی انکی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل۔ مگر اسکی تائید مین تمہارے پاس کوئی حدیث ہو لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اُسکی تطبیق کے لئے فکر کرو شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پہینک دو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہین ہے اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکہتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ قرآن اسکا مصدق ہے اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ مین یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثون اور راویون کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہون نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو ایسی حدیثین صدہا ہین جنمین پیشگوئیان ہین اور اکثر ان مین سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہین پس اگر کوئی حدیث اُن مین سے پوری ہو جائے اور تم یہ

کہہ کر ٹال دو کہ ہم اسکو نہین مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے یا کوئی راوی اسکا متدین نہین
ہے تو اس صورت مین تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو رد کردو جسکا سچا ہونا خدا
نے ظاہر کر دیا۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار
پیشگوئی اسکی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثون کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضائع
کرو گے پس اس صورت مین تم اسلام کے دشمن ٹہیرو گے اور اللہ تعالی فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ
عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی
طرف منسوب ہو سکتی ہے کیا ایسے موقعہ پر یہ کہنا مناسب حالت ایمانداری نہین ہے کہ
صحیح حدیث کو ضعیف کہنے مین کسی محدث نے غلطی کہائی اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جہوٹی حدیث
کو سچی کرکے خدا نے غلطی کہائی۔ اور اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بہی ہو بشرطیکہ وہ قرآن
اور سنت اور ایسی احادیث کے مخالف نہین جو قرآن کے موافق ہین تو اس حدیث پر عمل کرو
لیکن بڑی احتیاط سے حدیثون پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بہی ہین
جنہون نے اسلام مین فتنہ ڈالا ہے ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکہتا ہے
یہان تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے مختلف صورتون مین
کر دیا ہے کوئی آمین بالجہر کرتا ہے کوئی پوشیدہ کوئی خلف امام فاتحہ پڑہتا ہے کوئی اس پڑہنے
کو مفسد نماز جانتا ہے کوئی سینہ پر ہاتہہ باندہتا ہے کوئی ناف پر اصل وجہ اس اختلاف کی
احادیث ہی ہین كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ورنہ سنت نے ایک ہی طریق بتلایا تہا پہر
روایات کے تداخل نے اس طریق کو جنبش دیدی۔ اسی طرح احادیث کی غلط فہمی نے
کئی لوگون کو ہلاک کر دیا۔ شیعہ بہی اسی سے ہلاک ہوئے اگر قرآن کو اپنا حکم ٹہراتے تو ایک
سورۃ نور ہی انکو نور بخش سکتی تہی مگر حدیثون نے انکو ہلاک کیا اسی طرح حضرت مسیح کے وقت وہ
یہودی ہلاک ہو گئے جو* اہلحدیث کہلاتے تہے کچہہ مدت سے ان لوگون نے توریت کو
چہوڑ دیا تہا اور جیسا کہ آجتک اون کا عقیدہ ہے اُن کا یہ مذہب تہا کہ حدیث توریت پر قاضی
ہے سو انہین ایسی حدیثین بکثرت موجود تہین کہ جب تک ایلیا دوبارہ آسمان سے اپنے عنصری

وجود کے ساتھہ نازل نہ ہو تب تک ان کا مسیح موعود نہین آے گا ان حدیثون نے ان کو
سخت ٹھوکر مین ڈالدیا اور وہ لوگ ان حدیثون پر تکیہ کر کے حضرت مسیح کی اس تاویل کو قبول
نہ کر سکے کہ الیاس سے مراد یوحنا یعنے یحیٰی نبی ہے جو الیاس کی خو اور طبیعت پر آیا اور بروزی
طور پر اوسکا وجود لیا ہے پس تمام ٹھوکر انکی حدیثون کے سبب تہی جو آخر کار ان کے بے ایمان
ہونیکا موجب ہو گئی اور ممکن ہے کہ وہ لوگ ان حدیثون کے معنون مین بہی غلطی کرتے ہون
یا حدیثون مین بعض انسانی الفاظ مل گئے ہون - غرض شاید مسلمانون کو اس واقعہ کی
خبر نہین ہو گی کہ یہودیون مین حضرت مسیح کے منکر اہل حدیث ہی تہے اُنہون نے ان پر شور
مچایا اور تکفیر کا فتوے لکہا اور اُن کو کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ شخص خدا کی کتابون کو مانتا نہین
خدا نے الیاس کے دوبارہ آنے کی خبر دی اور یہ اس پیشگوئی کی تاویلین کرتا اور بغیر کسی قرینہ
صارفہ کے ان خبرون کو کسی اور طرف کہینچ کر لیجاتا ہے ✲ اور حضرت مسیح کا نام انہون نے
صرف کافر ہی نہین بلکہ ملحد بہی رکہا اور کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو پہر دین موسوی باطل ہے
وہ انکے لئے فیج اعوج کا زمانہ تہا جہوٹی حدیثون نے اُن کو دہوکا دیا - غرض حدیثون کے پڑہنے
کے وقت یہ خیال کر لینا چاہئے کہ ایک قوم پہلے اِس سے حدیث کو توریت پر قاضی ٹہرا کر
اس حالت تک پہنچ چکی ہے کہ ایک سچے نبی کو اونہون نے کافر اور دجّال کہا اور اُس سے
انکار کر دیا - تاہم مسلمانون کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے
جس مین صاف طور پر لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے - ایسا ہی مسلم اور دوسری
احادیث کی کتابین بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکہتی ہین اور اس احتیاط
سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو جو قرآن اور سنت اور اُن احادیث سے مخالف
ہو جو قرآن کے مطابق ہین ؞

اے خدا کے طالب بندو ! کان کہولو اور سُنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہین یقین
ہی ہے جو گنہ سے چہوڑاتا ہے - یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے
جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گنہ کو بغیر یقین کے چہوڑ سکتے ہو - کیا تم جذبات نفس سے

جو توریت کے رو سے ابدی حرام تہا حلال کر دیا اور شراب کو بہت وسعت دیدی اور انجیلی عقیدہ مین تثلیث کو داخل کیا تا اِن تمام بدعتون

بُت پرست خوش ہو جائین منہ

بغیر یقینی تجلی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے کیا مریم کا بیٹا عیسے ایسا ہے کہ اسکا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائیگا۔ اے عیسائیو ایسا جھوٹ مت بولو۔ جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسوع خود اپنی نجات کے لئے یقین کا محتاج تہا اور اُسنے یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے اُن عیسائیوں پر جو یہ کہکر مخلوق کو دہوکا دیتے ہین کہ ہمنے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ مین غرق ہین وہ نہین جانتے کہ انکا کون خدا ہے بلکہ زندگی تو غفلت آمیز ہے شراب کی مستی انکے دماغ مین ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اُترتی ہے اُس سے وہ بیخبر ہین اور جو زندگی خدا کے ساتہہ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہین وہ اُس سے بے نصیب ہین پس تم یاد رکہو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہین آسکتے اور نہ روح القدس تمہین ملسکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکہتے ہین کیونکہ وہی خدا کو دیکہینگے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہین کیونکہ وہی گنہ سے نجات پائینگے۔ مبارک تم جبکہ تمہین یقین کی دولت دیجاے کہ اسکے بعد تمہاری گنہ کا خاتمہ ہوگا۔ گنہ اور یقین دونون جمع نہین ہو سکتی کیا تم ایسے سوراخ مین ہاتہہ ڈال سکتے ہو جسمین تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکہہ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کہڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشان سے پتہر برستے ہین یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنیکی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہان ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے پہر اگر تمہین خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہین کہ اسکے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اُس سے تعلق توڑ سکو ☆

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجہو کہ خدا کی کشش اُسوقت تم مین پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے

جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائینگے شاید تم کہوگے کہ ہمین یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہین دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہین ہرگز حاصل نہین کیونکہ اُسکے لوازم حاصل نہین وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہین آتے تم ایسا قدم آگے نہین اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہئے تم ایسے طور سے نہین ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جسکو یقین ہے کہ فلان سوراخ مین سانپ ہے وہ اس سوراخ مین کب ہاتھہ ڈالتا ہے اور جسکو یقین ہے کہ اسکے کہانے مین زہر ہے وہ اس کہانے کو کب کہاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھہ رہا ہے کہ اس فلان بن مین ایک ہزار خونخوار شیر ہے اسکا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کیطرف اُٹھہ سکتا ہے سو تمہارے ہاتھہ اور تمہارے پاؤن اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھین کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہین اگر تمہین خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہین ہوسکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کہاجانیوالی آگ کو دیکھہ رہے ہو تو کیونکر اس آگ مین اپنے تئین ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیوارین آسمان تک ہین شیطان اُن پر چڑھہ نہین سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھہ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہانتک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھہ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکہاتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتون سے بھی صدق اور ثبات مین آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہین کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکہا نہین سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جسمین بجز پرانے قصون کے اور کچھہ نہین وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تہا وہ اب بھی ہے اور اسکی قدرتین جیسی پہلے تہین وہ اب بھی ہین اور اُسکا نشان دکہلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تہا وہ اب بھی ہے پھر تم کیون صرف قصون پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہین جسکی پیشگوئیان صرف قصے ہین اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جسپر خدا نازل نہین ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھہ سے پاک نہین ہوئی جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھہ کر انکی طرف کھنچا

جاتا ہے اِسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی
طرف کہنچا جاتا ہے اور اسکا حُسن اسکو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزین [illegible]
ردّی دکہائی دیتی ہین اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اسکے
جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے ہر ایک بیباکی کی جڑھ بیخبری ہے جو شخص
خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہین رہ سکتا - اگر گہر کا مالک جانتا ہے
کہ ایک پُرزور سیلاب نے اسکے گہر کیطرف رُخ کیا ہے اور یا اسکے گہر کے ارد گرد آگ لگ چکی
ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گہر مین ٹھہر نہین سکتا - تو پہر تم خدا کی جزا سزا
کے یقین کا دعوے کرکے کیونکر اپنی خطرناک حالتون پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکہین کہولو اور خدا
کے اُس قانون کو دیکہو جو تمام دُنیا مین پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کیطرف جاتے ہین
بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے - تم توبہ کی بیعت کرکے پہر
گناہ پر قایم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کہال اُتار کر پہر بہی سانپ ہی رہتا ہے موت
کو یاد رکہو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بیخبر ہو - کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ
کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسکو اسکا جواب
خود خدا نے دیا ہے جہان قرآن مین فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوۃ یعنے نماز اور صبر
کے ساتہہ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور
درود کے ساتہہ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑہو تو بیخبر لوگون کیطرح اپنی دعاؤن
مین صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ انکی نماز اور انکا استغفار سب رسمین ہین جن کے
ساتہہ کوئی حقیقت نہین لیکن تم جب نماز پڑہو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ
ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤن مین اپنی زبان مین ہی الفاظ متضرعانہ
ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلون پر اُس عجز و نیاز کا کچہہ اثر ہو - پنجگانہ نمازین کیا چیز ہین وہ تمہارے
مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہین جو بلا کے وقت تم پر وارد
ہوتے ہین اور تمہاری فطرت کے لئے اُن کا وارد ہونا ضروری ہے - (۱) پہلے جبکہ تم مطلع

کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنیوالی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہو یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی مین خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی مین زوال آنا شروع ہوا اسکے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جسکا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اُس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونیکو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اسپر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اسکا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اُس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہین یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہین اور تم اپنے تئین ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدین دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہین اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر اسوقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اسکی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتون کے بعد حکم سزا تمکو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشا مقرر ہے

(۵) پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی مین بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہین اُس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات مین پانچ حالتین دیکھکر

پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے
فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک
نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج
ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائیگا پس قبل
اسکے جو دن چڑھے تم اپنے مولےٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا
دن چڑھے۔

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت
ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہوں میں راستباز ہیں اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے
ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو
یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اُسکے تمام نوکروں
چاکروں کا گناہ اُسکی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُسکی گردن پر ان لوگوں کا
بھی گناہ ہے جو اسکے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو یہ دنیا ہمیشہ کی
جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان
کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ تاڑی اور ہر ایک
نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم
اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جنکی شامت سے
ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور
آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بنجاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا
سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر
ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اسکے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر
خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ پس کیا بدقسمت وہ
شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے مونہہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو

ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام سکیلئے حلال ہے غصہ کیجا اتمین دیوانون کیطرح کیگا گالی کسی چارہی یہ تمیزی کیلئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش مین بے حیائی کے طریقون کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہین پائیگا یہانتک کہ مرے گا - اسے عزیزو تم تہوڑے دنون کے لئے دنیا مین آئے ہو اور وہ بہی بہت کچہہ گذر چکی سو اپنے مولی کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہین تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالی کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکہون کے آگے متقی ٹہر جاؤ تو تمہین کوئی بہی تباہ نہین کر سکتا - اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہین پائیگا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہین اور تم دشمنون سے ڈرکر یا اور آفات مین مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتہہ گذرینگے خدا ان لوگون کی پناہ ہو جاتا ہے جو اسکے ساتہہ ہو جاتے ہین سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اسکی چہوڑ دو اور اسکے فرائض مین سستی نہ کرو اور اسکے بندون پر زبان سے یا ہاتہہ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے -

اسے علماء اسلام میری تکذیب مین جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہین کہ انسان جلدی سے سمجہہ نہین سکتا - بات کو سنکر اسی وقت رد کرنیکے لئے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقوی کا طریق نہین ہے اگر تم مین بعض غلطیان نہ ہوتین اور اگر تمنے بعض احادیث کے الٹے معنے نہ سمجہے ہوتے تو مسیح موعود کا جو حکم ہے آنا ہی لغو تہا تمسے پہلے یہ عبرت کی جگہ تہے کہ جس بات پر تمنے زور مارا ہے اور جس جگہ تمنے قدم رکہا ہے اسی جگہ یہودیون نے رکہا تہا یعنے جیسا کہ تم حضرت عیسے علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر ہو وہ بہی الیاس نبی کے دوبارہ آنیکے منتظر تہے اور کہتے تہے کہ مسیح تب آئیگا جبکہ پہلے الیاس نبی جو آسمان پر اٹہایا گیا دوبارہ دنیا مین آجائیگا اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونیکا دعوی کرے وہ جہوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال رکہتے تہے بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے

معنوں کیلئے لحاظ سے ایک چیز کا دوسری چیز مین محو ہونا اور کہوئے جانا ہے عیسائیوں کی آئندہ مذہبی حالت کے لئے یہ ایک پیشگوئی ہے - منہ

اس ثبوت مین پیش کرتے تہے لیکن جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی نسبت یہودیون کے موعود مسیح ہونیکا دعوے کردیا اور الیاس آسمان سے نہ اُترا جو اس دعوی کی شرط تہی تب تمام عقیدے یہودیون کے باطل ثابت ہو گئے اور وہ جو یہودیون کے خیال مین تہا کہ ایلیا ہی بجسمہ العنصری آسمان سے نازل ہوگا اُسکے آخر کار یہ معنے کہلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائیگا اور یہ معنے حضرت عیسٰی نے خود بیان فرمائے جنکو دوبارہ آسمان سے اُتار رہے ہو پس تم کیون ایسی جگہ ٹہوکر کہاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹہوکر کہا چکے ہین تمہارے ملک مین ہزارہا یہودی موجود ہین تم اُنکو پوچہہ کر دیکہہ لو کہ کیا یہود کا یہی اعتقاد نہین جو اب تم ظاہر کر رہے ہو پس وہ خدا جس نے عیسٰی کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اوتارا اور یہود کے سامنے اُسکو تاویلون سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسٰی کو اُتاریگا جسکو تم دوبارہ اُتارتے ہو اُسی کے فیصلہ سے تم منکر ہو اگر شک ہے تو کوئی لاکہہ عیسائی اس ملک مین موجود ہین اور اُنکی انجیل بہی موجود اُن سے دریافت کرلو کہ کیا یہ سچ نہین ہے کہ حضرت عیسٰی نے یہی کہا تہا کہ ایلیا جو دوبارہ آنے والا تہا وہ یوحنا ہی ہے یعنی یحیٰی۔ اور اتنی بات کہہ کر یہود کی پرانی امیدون کو خاک مین ملا دیا۔ اگر اب یہ ضروری ہے کہ عیسٰی نبی ہی آسمان سے آوے تو اس صورت مین حضرت عیسٰی سچا نبی نہین ٹہر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنت اللہ مین داخل ہے تو الیاس نبی کیون واپس نہ آیا اور کیون اس جگہ یحیٰی کو الیاس ٹہرا کر تاویل سے کام لیا گیا عقلمند کیلئے یہ سوچنے کا مقام ہے۔

اور نیز جس کام کے لئے آپ لوگون کے عقیدون کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا یعنے یہ کہ مہدی سے ملکر لوگون کو جبراً مسلمان کرنیکے لئے جنگ کریگا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے قرآن شریف مین کہان لکہا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف مین فرماتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے دین مین جبر نہین ہے پہر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائیگا یہان تک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بہی قبول نہ کریگا یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سیپارہ اور کس سورۃ مین ہے۔*

* اگر کہو کہ عربون کے لئے یہی حکم تہا کہ جبراً مسلمان کئے جائین یہ خیال قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ تمام عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہونچایا تہا اور بہت سے صحابہ مردون

سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع
کرنیکے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنے ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے
ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر یعنی ان مسلمانوں کو جن
سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونیکے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر
ہے کہ جو ان کی مدد کرے - اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنے جو لوگ اسلام کے نابود
کرنے کیلئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے
ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنیکے لیے لڑائی کی جاتی تھی بجز ان
تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں
کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اسکی دوسری قوموں میں
نظیر نہیں ملتی پھر یہ عیسی مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع
کر دینگے یہاں تک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہیں کرینگے اور آیت حتی یعطوا الجزیۃ
عن ید وھم صاغرون کو بھی منسوخ کر دینگے یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہونگے کہ آتے
ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی منسوخ
نہیں ہوئیں اور اس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئیگا - اس زمانہ میں جو
تیرہ سو برس عہد نبوت کو گذر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر تہتر فرقوں پر پھیل گیا - سچے
مسیح کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی
عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کیساتھ توڑ دے نہ یہ کہ ان صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی
یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی
دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں* ہر ایک نادان اور ظالم طبع جب دلیل
سے عاجز آجاتا ہے تو پھر تلوار یا بندوق کیطرف ہاتھ لمبا کرتا ہے مگر ایسا مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالی

قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی اور انکا شکر کرنا چاہئیے اسلئے لازم ہے

کریئر ڈلا سیر اجنوبی اٹلی کے سب سے مشہور اخبار نے مندرجہ ذیل عجیب خبر شائع کی

۱۴ جولائی ۱۸۷۹ء کو یروشلم مین ایک بوڑہا راہب مسمی کور مراجو اپنی [illegible] ولی مشہور تہا اسکے پیچھے اسکی کچہہ جائداد رہی اور گورنر نے اسکے رشتہ دارون کو تلاش کرکے انکے حوالہ دو لاکہہ فرینک (ایک لاکہہ پونے انیس ہزار روپیہ) کئے جو مختلف ملکون کے سکون مین تہے اور اس غار مین سے ملے جہان وہ راہب بہت عرصے سے رہتا تہا۔ روپیہ کے ساتہہ بعض کاغذات بہی ان رشتہ دارون کو ملے جن کو وہ پڑہ نہ سکتے تہے۔ چند عبرانی زبان کے فاضلون کو ان کاغذات کے دیکہنے کا موقعہ ملا تو انکو یہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ یہ کاغذات بہت ہی پرانی عبرانی زبان مین تہے جب انکو پڑہا گیا تو انمین یہ عبارت تہی۔

"پطرس ماہی گیر یسوع مریم کے بیٹے کا خادم اس طرح پر لوگون کو خداتعالی کے نام مین اور اسکی مرضی کے مطابق خطاب کرتا ہی" اور یہ خط اس طرح ختم ہوتا ہے

"مین پطرس ماہی گیر نے یسوع کے نام مین اور اپنی عمر کے نوّے سال مین یہ محبت کے الفاظ اپنے آقا اور رسول یسوع مسیح مریم کے بیٹے کی موت کے تین عید فسح بعد (یعنی تین سال بعد) خداوند کے مقدّس گہر کے نزدیک بولیر کے مکان مین لکہنے کا فیصلہ کیا ہے"۔

ان فاضلون نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ نسخہ پطرس کیوقت کا چلا آتا ہی۔ لنڈن بائبل سوسائٹی کی بہی یہی رائے ہی اور انکا اچہی طرح امتحان کرانیکے بعد بائبل سوسائٹی اب انکو عوض چالاکہہ لرا (دو لاکہہ ساڑہے سینتیس ہزار روپیہ) مالکون کو دیکر کاغذات کو لینا چاہتی ہے +

یسوع ابن مریم کی دعا ان دونو پر سلام ہو۔ اسنے کہا ای میری خدا مین اس قابل نہین کہ اس چیز پر غالب آسکون جسکو مین برا سمجہتا ہون نہ مینے اس نیکی کو حاصل کیا ہی جسکی مجہے خواہش تہی مگر دوسری لوگ اپنے اجر کو اپنے ہاتہہ مین کہتے ہین اور مین نہین۔ لیکن میری بڑائی میری کام مین ہی۔ مجہہ سی زیادہ بری حالت مین کوئی شخص نہین ہے ای خدا جو سب سے بلند تر ہے میری گناہ معاف کر۔ ایخدا ایسا نہ کر کہ مین اپنے دشمنون کیلئے الزام کا سبب ہون نہ مجہے اپنے دوستون کی نظر مین حقیر ٹہرا۔ اور ایسا نہ ہو کہ میرا تقوی مجہے مصائب مین ڈالے۔ ایسا نہ کر کہ یہی دنیا میری بڑی خوشی کی جگہ یا میرا بڑا مقصد ہو اور ایسی شخص کو مجہہ پر مسلط نہ کر جو مجہہ پر رحم نہ کری ایخدا جو بڑی رحم والا ہے اپنے رحم کی خاطر ایسا ہی کر تو جو ان سب پر رحم کرتا ہے جو تیرے رحم کے حاجتمند ہین +

شهد شاهد من بنی اسرائیل

ایک اسرائیلی عالم توریت کی شہادت درباره قبر مسیح -

[illegible]

میں شہادت دیتا ہوں کہ مینے دیکھا ایک نقشہ پاس مرزا

[illegible]

غلام احمد صاحب قادیانی اور تحقیق وہ صحیح ہے

[illegible]

قبر بنی اسرائیل کی قبروں میں سے اور وہ ہے

[illegible]

بنی اسرائیل کے اکابر کی قبروں میں سے اور مین نے

[illegible]

دیکھا یہ نقشہ آج کے دن جب لکھی مینے یہ شہادت

[illegible] ۱۸۹۹ שלמן יהודי ני מרי רוברו

بماہ انگریزی جون ۱۲ سنہ ۱۸۹۹ء سلمان یوسف اسحاق تاجر

יה שהדת לכי: מפתי מחמד צדק ברוי

سلمان یہودی نے میرے روبرو یہ شہادت

כלרך דפתר אכותנת גנרל להר [illegible]

لکھی - مفتی محمد صادق بھیروی کلرک دفتر اکونٹنٹ

[illegible]

جنرل لاہور -

اشهد بالله ان هذا الكتاب كتبه سلمان ابن يوسف وانه رجل من اكابر

بنی اسرائیل - دستخط - سید عبدالله بغدادی

کی طرف سے نہین ہو سکتا جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا ہے نہ کسی اور طریق سے اگر تم ایسے جہاد سے باز نہین آ سکتے اور اسپر غصہ مین آکر راستبازون کا نام بھی [illegible] رکھتے ہو تو ہم اِن دو فقرون پر اِس تقریر کو ختم کرتے ہین۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ اندرونی تفرقہ اور پھوٹ کے زمانہ مین تمہارا فرضی مسیح اور فرضی مہدی کس کس پر تلوار چلائیگا کیا سنیون کے نزدیک شیعہ اس لایق نہین کہ اُن پر تلوار اٹھائی جاے اور شیعون کے نزدیک سُنی اس لایق نہین کہ ان سب کو تلوار سے نیست و نابود کیا جاوے پس جبکہ تمہارے اندرونی فرقے ہی تمہارے عقیدہ کی رو سے مستوجب سزا ہین تو تم کس کس سے جہاد کروگے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا تلوار کا محتاج نہین وہ اپنے دین کو آسمانی نشانون کیساتھ زمین پر پھیلائیگا اور کوئی اُسکو روک نہین سکے گا اور یاد رکھو کہ اب **عیسیٰ تو ہرگز نازل نہین ہوگا** کیونکہ جو اقرار اوس نے آیت **فلما توفیتنی** کے رو سے قیامت کے دن کرنا ہے اس مین صفائی سے اُسکا اعتراف پایا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا مین نہین آئیگا اور قیامت کو اسکا یہی عذر ہے کہ عیسائیون کے بگڑنے کی مجھے خبر نہین اور اگر وہ قیامت کے پہلے دُنیا مین آتا تو کیا وہ یہی جواب دیتا کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی کچھہ خبر نہین لہذا اس آیت مین اوس نے صاف اقرار کیا ہے کہ مین دوبارہ دنیا مین نہین گیا اور اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا مین آنیوالا تھا اور برابر چالیس برس رہنے والا تب تو اوس نے خدا تعالیٰ کے سامنے جھوٹ بولا کہ مجھے عیسائیون کے حالات کی کچھہ خبر نہین اسکو تو کہنا چاہئیے تھا کہ **آمد ثانی** کیوقت مینے چالیس کروڑ کے قریب دنیا مین عیسائی پایا اور ان سب کو دیکھا اور مجھے انکے بگڑنے کی خوب خبر ہے اور مین تو انعام کے لایق ہون کہ تمام عیسائیونکو مسلمان کیا اور صلیبونکو توڑا یہ کیا جھوٹ ہے کہ عیسیٰ کہیگا کہ مجھے خبر نہین غرض اس آیت مین نہایت صفائی سے مسیح کا اقرار ہے کہ وہ دوبارہ دنیا مین نہین آئیگا اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار مین اسکی قبر ہے۔* **اب** خدا خود نازل ہوگا اور ان لوگون سے آپ لڑیگا جو سچائی سے لڑتے ہین۔ خدا کا لڑنا قابل اعتراض نہین کیونکہ وہ نشانون کے رنگ مین ہے لیکن انسان کا لڑنا قابل اعتراض ہے کیونکہ وہ جبر کے رنگ مین ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸ کہ ہم اپنا کام مکہ اور مدینہ مین بھی نہین کر سکتے تھے مگر انکے ملک مین یہہ خدا کیطرف سے حکمت تھی

اِن **مولویوں** پر افسوس اگر انہیں دیانت ہوتی تو وہ تقوی کی راہ سے اپنی تسلی کر لیتے اور خدا نے تو نیک روحوں کی تسلی کر دی مگر وہ لوگ جو ابو جہل کی مٹی سے بنے ہوئے ہیں وہ اُسی طریق کو اختیار کرتے ہیں جو ابو جہل نے اختیار کیا تھا ایک مولوی صاحب نے **میرٹھ** سے بذریعہ رجسٹری اطلاع دی ہے کہ امرتسر میں جلسہ **ندوۃ العلماء** ہے اِس جگہ آ کر بحث کرنی چاہیئے مگر واضح ہو کہ اگر ان مخالفین کی نیتیں نیک ہوتیں اور فتح و شکست کا خیال نہ ہوتا تو ان کو اپنی تسلی کرانے کیلئے ندوہ وغیرہ کی کیا ضرورت تھی ہم ندوہ کے علماء کو امرتسر کے علماء سے الگ نہیں سمجھتے ایک ہی عقیدہ۔ ایک ہی جنس ایک ہی مادہ ہے ہر ایک کو اختیار ہے کہ **قادیان** میں آوے مگر بحث کے لئے نہیں بلکہ صرف طلب حق کے لئے ہماری تقریر کو سنے اگر شک رہے تو عزت اور ادب کے طریق سے اپنے شکوک رفع کرا وے اور وہ جب تک قادیان میں رہیگا بطور مہمان کے سمجھا جائیگا ہمیں ندوہ وغیرہ کی ضرورت نہیں اور نہ انکی طرف حاجت ہے یہ سب لوگ راستی کے دشمن ہیں مگر راستی دنیا میں پھیلتی جاتی ہے کیا یہ خدا تعالی کا عظیم الشان معجزہ نہیں کہ اُسنے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں اپنے الہام سے ظاہر کر دیا تھا کہ لوگ تمہارے ناکام رہنے کیلئے بڑی کوشش کرینگے اور ناخنوں تک زور لگائینگے مگر آخر میں تمہیں ایک بڑی جماعت بناؤنگا یہ اس وقت کی وحی الٰہی ہے جبکہ میرے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا پھر میرے دعوی کے شایع ہونے پر مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگائے آخر حسب پیشگوئی مذکورہ بالا یہ سلسلہ پھیل گیا اور اب آج کی تاریخ تک برٹش انڈیا میں یہ جماعت ایک لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے ندوۃ العلماء کو اگر مرنا یاد ہے تو براہین احمدیہ اور سرکاری کاغذات کو دیکھ کر تبلاوے کہ کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں پھر جبکہ قرآن اور معجزہ دونوں پیش کئے گئے تو اب بحث کس غرض کیلئے؟

ایسا ہی اس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن رات مشغول ہیں کہ انکو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں

ان کی مجالس مین اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیان اور ڈھولکیان اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئینگے اور یہ [illegible] مسلمانون کے پیشوا ہونے کا دعوے اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض انمین سے عورتون کا لباس پہنتے ہین اور ہاتہون مین مہندی لگاتے ہین اور چوڑیان پہنتے ہین اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑہنا اپنی مجلسون مین پسند کرتے ہین - یہ ایسے پرانے زنگار ہین جو خیال مین نہین آسکتا کہ دور ہوسکین تاہم خدا تعالی اپنی قدرتین دکہائے گا اور اسلام کا حامی ہوگا ⁂

عورتون کو کچھ نصیحت

ہمارے اس زمانہ مین بعض خاص بدعات مین **عورتین** بہی مبتلا ہین وہ **تعدد نکاح** کے مسئلہ کو نہائت بری نظر سے دیکھتی ہین گویا اسپر ایمان نہین رکہتین انکو معلوم نہین کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکہتی ہے پس اگر اسلام مین تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتین کہ جو مردون کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہین اس شریعت مین انکا کوئی علاج نہ ہوتا - مثلاً اگر عورت دیوانہ ہوجاے یا مجذوم ہوجائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری مین گرفتار ہوجائے جو بیکار کردیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہوجاوے اور مرد بہی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کرسکے تو ایسی صورت مین مرد کے قوئے پر یہ ظلم ہے کہ اسکو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے درحقیقت خدا کی شریعت نے انہین امور پر نظر کرکے مردون کے لئے یہ راہ کہلی رکہی ہے اور مجبوریون کے وقت عورتون کے لئے بہی راہ کہلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہوجاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالین جو طلاق کے قایم مقام ہے خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہین ہے جسمین سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہین سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہین کہ بعض مشکلات مردون کے لئے ایسی پیش آجاتی ہین جن مین وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہین - وہ شریعت کس کام کی جسمین کل مشکلات کا علاج نہ ہو - دیکہو انجیل مین

طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد
[illegible]فی دشمنی پیدا کر دیتے ہین اُن کا کچھہ ذکر نہ تہا اس لئے عیسائی قوم اِس خامی کی
برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ مین ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدہر گئی۔ اور اے
عورتو فکر نہ کرو جو تمہین کتاب ملی ہے وہ انجیل کیطرح انسانی تصرّف کی محتاج نہین
اور اوس کتاب مین جیسے مردون کے حقوق محفوظ ہین عورتون کے حقوق بھی محفوظ ہین
اگر عورت مرد کے تعدّد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا
یہ فرض تہا کہ مختلف صورتین جو مسلمانون مین پیش آنیوالی تہین اپنی شریعت مین انکا ذکر کر دیتا
تا شریعت ناقص نہ رہتی سو تم اے عورتو اپنے خاوندون کے ان ارادون کے وقت کہ وہ
دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہین خدا تعالی کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہین مصیبت
اور ابتلا سے محفوظ رکھے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جورو ئین
کر کے انصاف نہین کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے
کام سے پوچھا جائیگا۔ اگر تم خدا تعالی کی نظر مین نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاویگا
اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضا و قدر
کا قانون تمہارے لئے کہلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہین تو
بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے
قانون پر بھی غالب آجاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دُنیا سے اور اوسکی زینت سے بہت دل مت
لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو خاوندون سے وہ تقاضے نہ کرو جو انکی
حیثیت سے باہر ہین کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونیکی حالت مین قبرون مین
داخل ہو خدا کے فرائض نماز زکوۃ وغیرہ مین سستی مت کرو اپنے خاوندونکی دل و جان سے مطیع رہو
بہت سا حصہ انکی عزت کا تمہارے ہاتھہ مین ہے سو تم اپنی اس ذمہ واری کو ایسی عمدگی سے ادا
کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات مین گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندونکے مالون کو بیجا
طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے

یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہین اِس غرض سے ہین کہ تا ہماری جماعت خدا تعالی کے خوف مین ترقی کرے اور تا وہ اس لایق ہو جاوین کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ ان تک نہ پہونچے اور تا ان طاعون کے دنون مین وہ خاص طور پر بچائے جائین سچی تقوی [آہ بہت ہی کم ہے سچی تقوی] خدا کو راضی کر دیتی ہے اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے ہر یک مکار یا ناداان متقی ہونے کا دعوے کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ مین خدا سے پیار کرتا ہون۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جسکو اسی دُنیا مین نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملیگی مگر اس قول مین سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا مین نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ کامل متقی طاعون سے بچایا جائے گا کیونکہ وہ خدا کی پناہ مین ہے سو تم کامل متقی بنو جو کچھ خدا نے طاعون کے بارے مین فرمایا تم سن چکے ہو وہ ایک غضب کی آگ ہے پس تم اپنے تئین اوس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہین اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائیگا لیکن وہ جو اس راہ مین سست قدم سے چلتا ہے اور تقوی کے راہون مین پورے طور پر قدم نہین مارتا یا دُنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئین امتحان مین ڈالتا ہے

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئین بیعت شدون مین
خدا سمجھتا ہے اُسکے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بہی اس سلسلہ کی خدمت کرے
جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکہتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ
دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے کیونکہ
علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیان بہی بہت سے مصارف چاہتی ہین
صدہا مہمان آتے ہین مگر ابہی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانون کیلئے آرام دہ مکان میسر
نہین جیسا کہ چاہئے۔ چارپائیون کا انتظام نہین توسیع مسجد کی ضرورتین بہی پیش
ہین تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفون کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیون کی
طرف سے جہان پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہین ہماری طرف سے بالالتزام
ایک ہزار بہی ماہ بماہ نکل نہین سکتا۔ یہی امور ہین جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ
کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالی بہی انہین مدد دے اگر بے ناغہ ماہ بماہ
انکی مدد پہنچتی رہے گو تہوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی
اختیار کرکے پہر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے ہر ایک شخص کا صدق اسکی
خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے
خدمت کا وقت ہے **اس وقت کو غنیمت سمجہو کہ پہر کبہی ہاتہ نہین آئیگا**
چاہئے کہ زکوۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوۃ بہیجے اور ہر ایک شخص فضولیون سے اپنے
تئین بچاوے اور اس راہ مین وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکہاوے تا فضل
اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ **یہ انعام** اُن لوگون کے لئے تیار ہے جو اس
سلسلہ مین داخل ہوئے ہین **ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم** پر جو روح القدس کی تجلی
ہوئی تہی وہ ہر ایک تجلی سے بڑہکر ہے روح القدس کبہی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر
ہوا اور کبہی کسی نبی یا اوتار پر **گائے** کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی پر **کچہ یا مچہ** کی
شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جبتک **انسان کامل** یعنے ہمارا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے تو روح القدس بہی آپ پر
بوجہ کامل انسان ہونیکے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلی
تہی جس نے زمین سے لیکر آسمان کا اُفق بہر دیا تہا اس لیئے قرآنی تعلیم شرک
سے محفوظ رہی لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا پر روح القدس نہایت کمزور شکل
مین ظاہر ہوا تہا یعنے کبوتر کی شکل پر اس لیئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب
پر فتحیاب ہو گیا اور اسنے اپنی عظمت اور قوت اس قدر دکہلائی کہ ایک عظیم الشان
اژدہا کی طرح حملہ آور ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے عیسائیت کی ضلالت کو دنیا
کی سب ضلالتون سے اول درجہ پر شمار کیا ہے اور فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان و زمین
پہٹ جائین اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین کہ زمین پر یہ ایک بڑا گناہ کیا گیا کہ انسان
کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا اور قرآن کے اول مین بہی عیسائیون کا رد اور ان کا
ذکر ہے جیسا کہ آیت ایاك نعبد اور ولا الضالین سے سمجہا جاتا ہے اور قرآن کے
آخر مین بہی عیسائیون کا رد ہے جیسا کہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ سے سمجہا جاتا ہے اور قرآن کے درمیان بہی عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر ہے
جیسا کہ آیت تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ سے سمجہا جاتا ہے اور قرآن سے ظاہر ہے کہ
جب سے کہ دنیا ہوئی مخلوق پرستی اور دجل کے طریقون پر ایسا زور کبہی نہین دیا گیا اسی وجہ
سے مباہلہ کے لیئے بہی عیسائی ہی بلائے گئے تہے نہ کوئی اور مشرک۔ اور یہ جو روح القدس
پہلے اس سے پرندون یا حیوانون کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا اسمین کیا نکتہ تہا سمجہنے والا
خود سمجہ لے اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہین کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ ہمارے نبی صلعم
کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بہی انسانیت کیطرف کہینچ لائی
پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیون ہمت ہارتے ہو تم اپنے
وہ نمونے دکہلاؤ جو فرشتے بہی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائین
اور تم پر درود بہیجین۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہین زندگی ملے اور تم نفسانی

جوشون سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس مین اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو [illegible] سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔

اب مین ختم کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بنجاؤ اور زمین اوس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہین ملے۔ اٰمین ثم اٰمین یا عباد اللہ اُذکّرکم ایام اللہ واذکّرکم تقوی القلوب۔ انہ من یات ربہ مجرمًا فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحیٰی فلا تُخلدوا الی زینۃ الدنیا وزُورہا واتقوا اللہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبیّ یا ایہا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی محمد وعلی اٰل محمد وبارک وسلم

پیشگوئی متعلق طاعون در نظم

نشان اگرچہ نہ در اختیار کس بود است　　مگر نشان بدہم از نشان زدادارم
کہ آن سعید ز طاعون نجات خواہد یافت　　کہ حَسنت وحُسنت پناہے بچار دیوارم
مرا قسم بخداوند خویش و عظمتِ او　　کہ ہست این ہمہ از وحی پاک گفتارم
چہ حاجت است بہ بحث دگر ہمین کافیست　　برائے آنکہ سیہ شد دلش ز انکارم
اگر دروغ برآید ہر آنچہ وعدۂ من　　رواست گر ہمہ خیزند بہر پیکارم

درخواست چندہ برائے توسیع مکان

چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک مین پہیل جاوے اور ہمارے گہر مین جسمین بعض حصون مین مرد بہی مہمان رہتے ہین اور بعض حصون مین عورتین سخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن چکے ہین کہ اللہ جلشانہ نے ان لوگون کیلئے جو اس گہر کی چاردیوار کے اندر ہونگے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گہر جو غلام حیدر متوفی کا تہا جسمین ہمارا حصہ ہے اسکی نسبت ہمارے شرکاء راضی ہو گئے ہین کہ ہمارا حصہ دیدین اور قیمت پر باقی حصہ بہی دیدین میری دانست مین یہ حویلی جو ہماری حویلی کا ایک جز ہو سکتی ہے دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گہر وحی الہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان طاعون مین بطور کشتی کے ہوگا نہ معلوم کس کس کو اسکی بشارت کے وعدہ سے حصہ ملیگا اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے خدا پر بہروسہ کرکے جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکہتا ہے کوشش کرنی چاہئیے میں نے بہی یہی لکہا کہ یہ ہمارا گہر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی مین کسی مرد کی گنجایش ہو نہ عورت کی اسلئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان